یزید اور علماء اہلسنت پارٹ 6

یزید ذلیل ہو کر مرا مفتی اعظم پاکستان مفتی شفیع صاحبؒ (شہید کربلا، ص 96)

ہلاکت یزید

شہادت حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے بعد یزید کو بھی ایک دن چین نصیب نہ ہوا، تمام اسلامی ممالک میں خونِ شہداء کا مطالبہ اور بغاوتیں شروع ہو گئیں اس کی زندگی اس کے بعد دو سال آٹھ ماہ اور ایک روایت میں تین سال آٹھ ماہ سے زائد نہیں رہی دنیا میں بھی اس کو اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا اور اسی ذلت کے ساتھ ہلاک ہو گیا۔

کوفہ پر مختار کا تسلط اور تمام قاتلانِ حُسین رضی اللہ عنہ کی عبرتناک ہلاکت

قاتلانِ حسین رضی اللہ عنہ پر طرح طرح کی آفات ارضی و سماوی کا ایک سلسلہ تو تھا ہی واقعۂ شہادت سے پانچ ہی سال بعد ۶۶ھ میں مختار نے قاتلانِ حسین رضی اللہ عنہ سے قصاص لینے کا ارادہ ظاہر کیا تو عام مسلمان اس کے ساتھ ہو گئے اور تھوڑے عرصہ میں اس کو یہ قوت حاصل ہو گئی کہ کوفہ اور عراق پر اس کا تسلط ہو گیا اس نے اعلان عام کر دیا کہ قاتلانِ حسین رضی اللہ عنہ کے سوا سب کو امن دیا جاتا ہے اور قاتلانِ حسین رضی اللہ عنہ کی تفتیش و تلاش پر پوری قوت خرچ کی اور ایک ایک کو گرفتار کر کے قتل کیا، ایک روز میں دو سو از تالیس آدمی اس جرم میں قتل کیے گئے کہ وہ قتل حسین رضی اللہ عنہ میں شریک تھے، اس کے بعد خاص لوگوں کی تلاش اور گرفتاری شروع ہوئی۔

عمرو بن حجاج زبیدی پیاس اور گرمی میں بھاگا، پیاس کی وجہ سے بے ہوش ہو کر گر پڑا ذبح کر دیا گیا۔

شمر ذی الجوشن جو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں سب سے زیادہ شقی اور

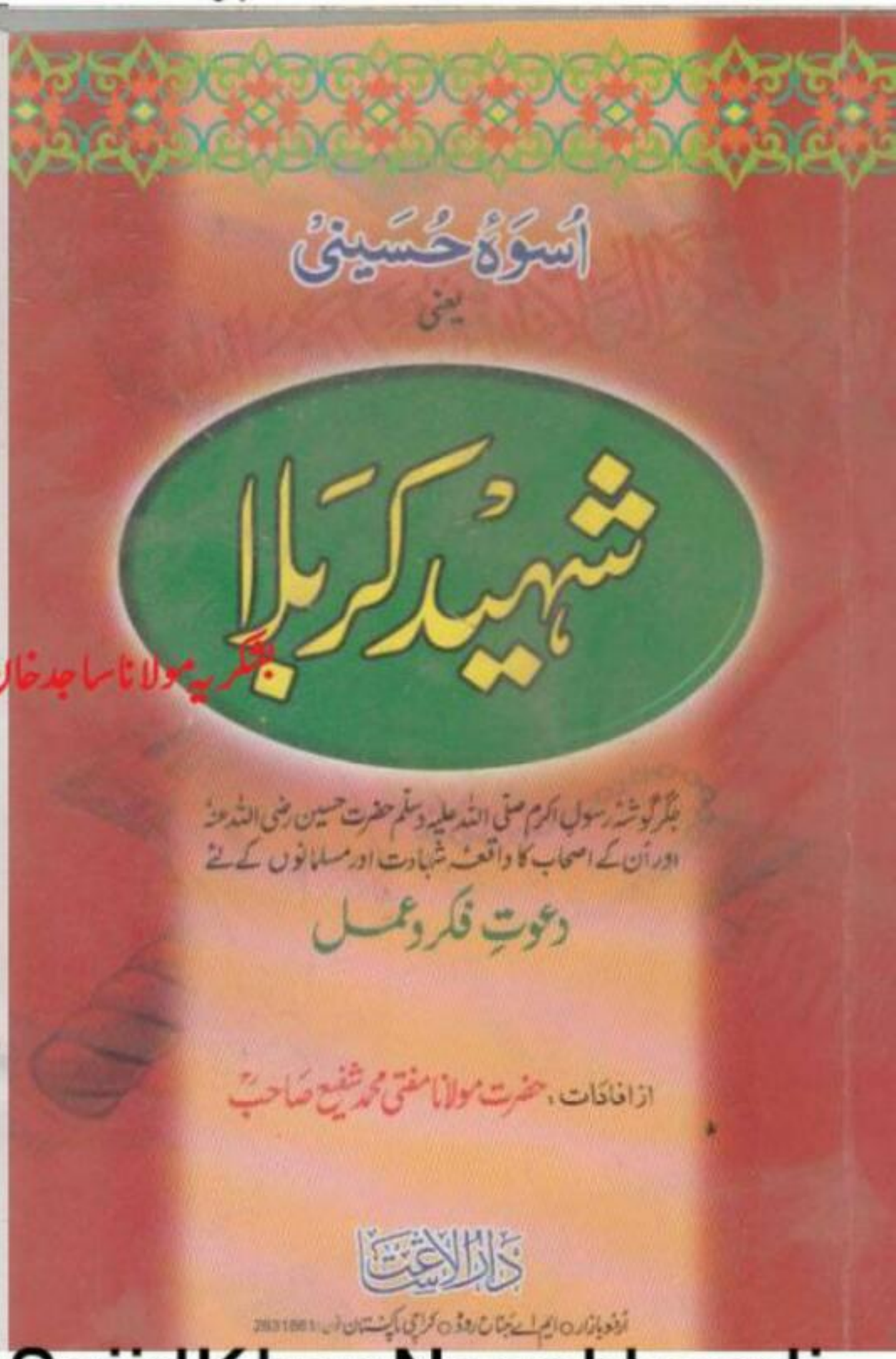

بگڑ یہ مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی مدظلہ العالی

Facebook.com/AllamaSajidKhanNaqshbandi

یزید کے گندے افعال مشہور ہیں (اور اس بدبخت کے مقابلے میں) اہل بیت کی محبت واجب ہے شارح شرح عقائد علامہ عبدالعزیز پرہارویؒ

بشکریہ مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی

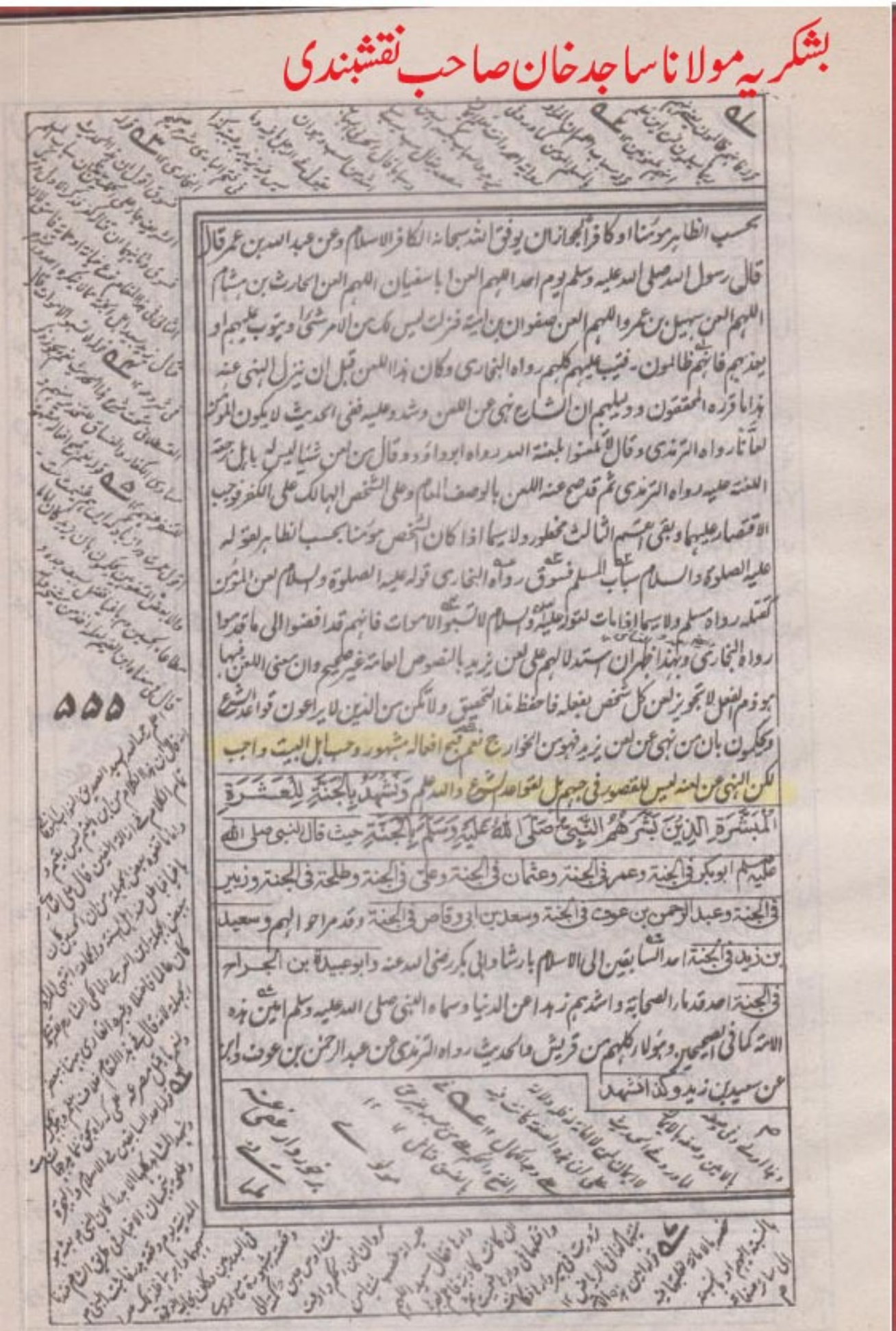

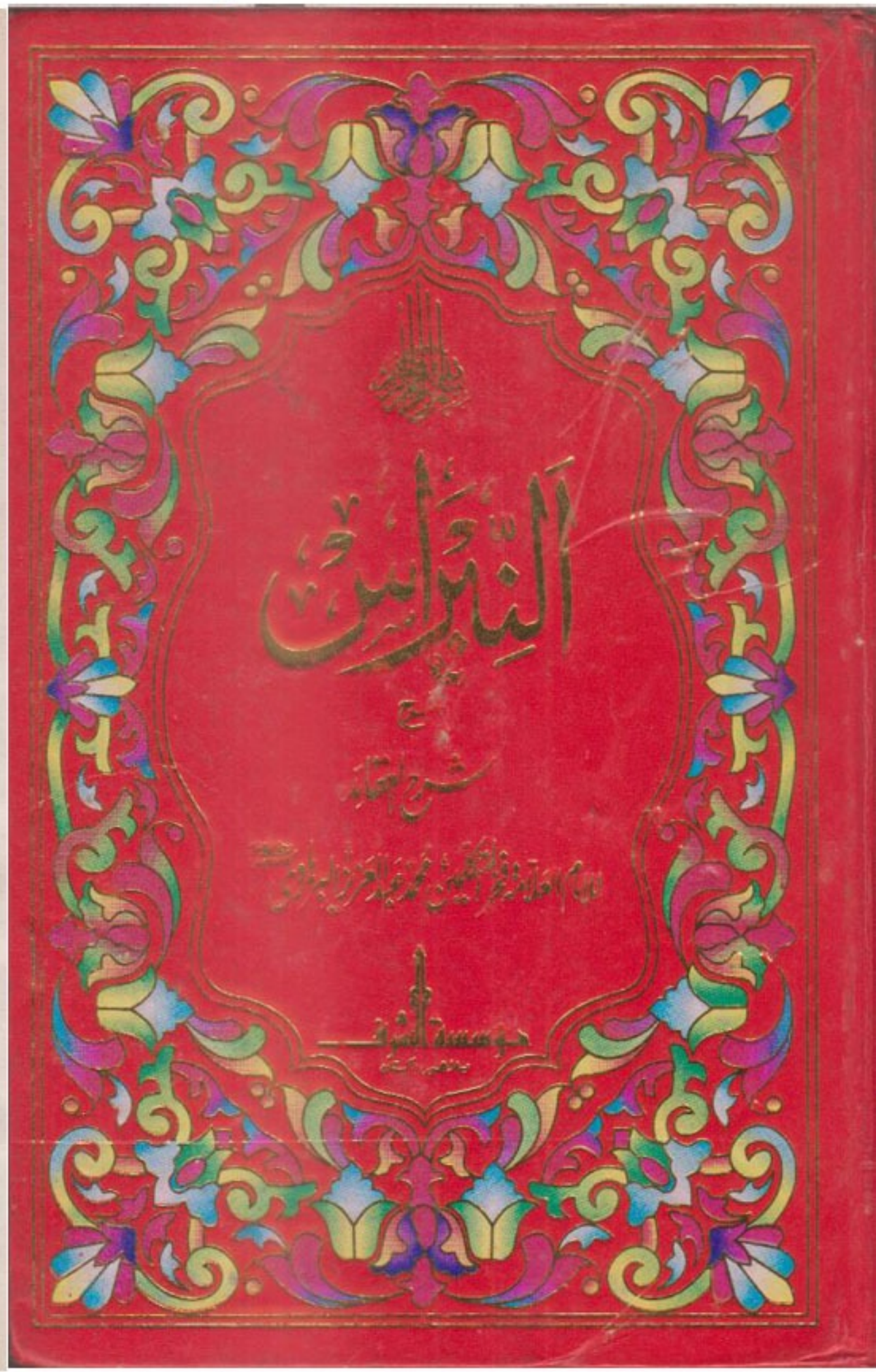

Facebook.com/AllamaSajidKhanNaqshbandi

یزید پلید بد نصیب بد بخت انسان تھا۔ مجدد الف ثانی

إِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ إِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا

(یہ تو ایک نصیحت ہے پس جس کا جی چاہے (اس سے) اپنے رب کی طرف راستا اختیار کرے)

لله الحمد ہر آں چیز کہ خاطر می خواست — آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید

مکتوبات

حضرت مُجدّد الفِ ثانی

شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ السامی

کے

دفتر اول کے مکتوب ۱ سے ۱۷۱ تک مکتوبات کا

اردو ترجمہ

مترجمہ

حضرت مولانا سیّد زوّار حسین شاہ صاحبؒ

ناشر

ادارۂ مُجدّدیہ: ۲/۵، ایچ، ناظم آباد ۳، کراچی

Hazrat mujaddid alfe sani sheikh ahmad sarhandi farmate hain Yazeed palid bad nasib bad bakhat insane tha is ne jo kaam kiya wo ek nasrani bhi nahi karta

کس قسم کے لوگ ہوتے ہیں اور خلوت وجلوت میں آپ کا غمخوار کون ہے ؎

خوابم بشد از دیدہ دریں فکر جگر سوز — کآغوشِ کہ شد منزل وآسائش خوابت

(ترجمہ: تمام شب مجھے اس فکر میں نہ نیند آئی — کہ کس کی گود میں تو نے گذاری رات اپنی

یقین جانئے کہ بدعتی کی صحبت کا فساد کافر کی صحبت کے فساد سے بھی زیادہ ہے، اور تمام بدعتی فرقوں میں سب سے بُرا وہ فرقہ ہے جو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحابؓ کے ساتھ بُغض رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ خود قرآن مجید میں ان کو کفار کے نام سے موسوم فرماتا ہے (یعنی) لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ (فتح آیت ۲۹) (تاکہ کفار کو ان (اصحاب رسول کریم) کے سبب سے غصہ میں ڈالے) ——— قرآن مجید اور شریعت کی تبلیغ اصحاب (کرام) ہی نے کی ہے، جب ان پر طعن کیا جائے گا تو قرآن وشریعت پر طعن لازم آئے گا۔ قرآن مجید کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمع کیا ہے، اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مطعون ہوں گے تو قرآن مجید بھی مطعون ہوگا، اَعَاذَنَا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ عَمَّا يُحَقِّقُ الزَّنَادِقَةُ (اللہ تعالیٰ ہمیں ان زندیقوں کے اعتقادات سے بچائے) ——— جو اختلافات اور جھگڑے اصحاب کرام علیہم الرضوان کے درمیان واقع ہوئے تھے وہ نفسانی خواہشوں پر محمول نہیں ہیں (اس لئے کہ) حضرت سید البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت (بابرکت) میں (رہ کر) ان کے نفسوں کا تزکیہ ہو گیا تھا اور (اُن کا نفس) امّارہ پن سے آزاد ہو چکا تھا، میں اسقدر جانتا ہوں کہ اس معاملہ حضرت امیر (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) حق پر تھے اور ان کے مخالف (حضرت امیر معاویہ وغیرہ رضی اللہ عنہم) خطا پر تھے، لیکن یہ خطا، خطائے اجتہادی ہے جو (ان کو) فسق کی حد تک نہیں پہنچاتی، بلکہ اس قسم کی خطا میں سلامت کی بھی گنجائش نہیں ہے کیونکہ ایسی خطا کرنے والے کو بھی ثواب کا ایک درجہ حاصل ہے ——— اور یزید بدنصیب اصحاب کرامؓ میں سے نہیں ہے، اس کی بدبختی میں کس کو کلام ہے، جو کام اس بدبخت نے کیا (یعنی واقعۂ کربلا) کوئی کافر فرنگ بھی نہیں کرتا۔ اہلِ سنت وجماعت کے بعض علماء نے جو اس پر لعنت کرنے کے بارے میں توقف کیا ہے وہ اس وجہ سے نہیں کہ وہ اس سے راضی ہیں بلکہ اس کے اپنے کئے سے رجوع وپشیمانی اور توبہ کے احتمال کی رعایت کرتے ہوئے کیا ہے۔

اپ کی مجلس شریف میں قطب زمان بندگی مخدوم جہانیاں (قدس سرہ العزیز) کی معتبر لسانوں میں

لہ حضرت میر سید جلال الدین بخاریؒ جو حضرت شیخ جلال الدین شریف اللہ سرخ بخاری اُوچی کے پوتے ہیں اور سید احمد کبیر بن سید جلال الدین سرخ برادر حقیقی سید صدر الدین کے صاحبزادے ہیں۔ آپ پیدائشی ولی تھے، بچپن ہی سے بزرگی کے آثار آپ کی پیشانی حال سے نمایاں تھے۔ آپ سات سال کے تھے کہ آپ کے والد بزرگوار آپ کو شیخ جمال الدین خنداں رُو کی خدمت میں لے گئے (باقی برصفحہ آئندہ)

Facebook.com/AllamaSajidKhanNaqshbandi

یزید کے فسق پر کون کون سے علماء متفق ہیں تفرد کہنے والوں کیلئے

بشکریہ مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی

کیا گیا ہے۔ ورنہ اس آدھے تیتر آدھی بٹیر کی صنعت گری سے پھر انہیں یہ الزام قبول کرنا چاہیئے کہ وہ روایات کے ردّ و قبول میں اپنے نظریات کو معیار جانتے ہیں تاریخی حقائق و دقائق اور خود مؤرخ کو نہیں۔ اس لئے ایک ہی روایت کا جتنا حصہ ان کے مطلب کے موافق ہوتا ہے لے لیتے ہیں جتنا حصہ موافق مطلب نہیں ہوتا چھوڑ دیتے ہیں خواہ وہ ایک ہی مسلسل روایت کا بقیہ حصہ کیوں نہ ہو؟ یعنی انکی نگاہ میں کسی واقعہ کے ثبوت کیلئے تاریخ اصل نہیں بلکہ اپنی نظر اصل ہے۔

یہی انہوں نے حضرت حسینؓ کو تابعی ثابت کرنے کے بارہ میں بھی کیا کہ ابن کثیر سے امام احمد کا وہ غریب قول تو نقل کر دیا جس سے حضرت حسینؓ صحابی نہ رہیں۔ تابعی ثابت ہو جائیں اور ابن کثیر ہی کی اسی روایت کے سلسلہ کی وہ کڑی چھوڑ دی جس سے حضرت حسینؓ کی معاصرۃ رسول اور صحابیت پر کھلی روشنی پڑتی تھی۔ حالانکہ وہ مسلسل ایک ہی عبارۃ کا سلسلہ چل رہا تھا جس کا یہ اصلی حصہ تھا بہرحال یزید کو عمر ثانی ثابت کرنا تھا تو متعلقہ روایت میں سے خصال محمودہ کا ٹکڑہ نقل کر دیا اور خصال مذمومہ والا اگلا حصہ چھوڑ دیا اور حسین کو تابعی ثابت کرنا تھا تاکہ صحابیت کی خصال محمودہ ان کے لئے ثابت نہ رہیں تو ابن کثیر کی متعلقہ تاریخی عبارات کا تابعیت والا ایک حصہ لے لیا اور صحابیت والا دوسرا خلاف مطلب حصہ چھوڑ دیا اسی لئے ہم شروع سے یہی عرض کرتے رہے ہیں کہ یہ تاریخی ریسرچ نہیں نظریاتی ریسرچ ہے صرف لیبل اس پہ تاریخی ریسرچ کا چپکا دیا گیا ہے۔

بہرحال یزید کے فسق و فجور پر جب کہ صحابہ کرام سب کے سب ہی متفق ہیں خواہ مبالغین ہوں یا مخالفین پھر ائمہ مجتہدین بھی متفق ہیں اور ان کے بعد علماء

راسخین محدثین فقہاء مثل علامہ قسطلانی، علامہ بدرالدین عینی، علامہ ہیثمی، علامہ ابن جوزی، علامہ سعدالدین تفتازانی، محقق ابن ہمام حافظ ابن کثیر علامہ الوسی الہ سی جیسے محققین یزید کے فسق پر علماء سلف کا اتفاق نقل کر رہے ہیں۔ اور خود بھی اسی کے قائل ہیں۔ پھر بعض ان میں سے اس فسق کے قدر مشترک کو متواتر المعنی بھی کہہ رہے ہیں۔ جس سے اس کا قطعی ہونا بھی واضح ہے۔ پھر اوپر سے ائمہ اجتہاد میں سے امام ابو حنیفہ، امام مالک امام احمد بن حنبل کا یہی مسلک الہ سی نقل کر رہے ہیں۔ اور خود شافعی ہیں اور فتویٰ دے رہے ہیں تو ان کی نقل ہی سے یہ مسلک امام شافعی اور فقہ شافعی کا بھی ثابت ہوتا ہے تو اس سے زیادہ یزید کے فسق کے متفق علیہ ہونے کی شہادت اور کیا ہو سکتی ہے؟

اسی سے یہ بھی واضح ہے کہ یہ تاریخی نظریہ نہیں جسے مورخین نے بطور تاریخی ریسرچ کے پیش کر دیا ہو بلکہ ایک فقہی اور کلامی مسئلہ ہے جو عقیدہ اور مسئلہ کی لائن سے ان ارباب حدیث و فقہ نے اپنی کتب عقائد و مسائل میں اس کا ذکر کیا ہے۔ مذہبی ریسرچ کو ذرا اور آگے بڑھایا جائے تو واضح ہو گا کہ فسق یزید کا مسئلہ کوئی اجتہادی مسئلہ بھی نہیں جو کہ مسئلہ اور عقیدہ کا درجہ پھر بھی رکھتا تھا۔ بلکہ ایک منصوص مسئلہ ہے جس کی بنیادیں کتاب و سنت میں موجود ہیں۔ گو درجۂ اجمال میں ہیں اور علمائے راسخین و مجتہدین کی یہ نقول اور حقیقت انہی احادیث کے تفصیلی بیان اور اس کی تشریح و توضیح کا درجہ رکھتی ہیں۔

اس سلسلہ میں احادیث نے یزید کی حکومت اس کی نوعیت اور اسکے فسق آمیز اقدامات کی کلی اور اصولی الفاظ میں ایک پوری تاریخ ذکر کر دی ہے۔

Facebook.com/AllamaSajidKhanNaqshbandi

شیخ عبد الحق محدث دھلویؒ کے ھاتھوں یزید کی چھترول

نے لعنت کرنے کی ممانعت کی ہے اور بعض توقف کرتے ہیں۔

ہماری رائے میں یزید مبغوض ترین انسان تھا۔ اس بدبخت نے جو کارہائے سرانجام دیئے ہیں۔ امت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کسی سے نہیں ہو سکے۔ شہادت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اہانت اہل بیت سے فارغ ہو کر اس بدبخت نے مدینہ منورہ پر لشکر کشی کی اور اس مقدس شہر کی بے حرمتی کے بعد اہل مدینہ کے خون سے ہاتھ رنگے اور باقی ماندہ اصحاب رسول اور تابعین اس کی تیغ ستم کی نذر ہو گئے۔ مدینہ منورہ کی تخریب کے بعد اس نے مکہ معظمہ کی تباہی کا حکم دیا اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا ذمہ دار ٹھہرا اور انہی حالات میں وہ دنیا سے رخصت ہو گیا اور اس کی توبہ اور رجوع کا مزید حال تو اللہ ہی جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اور دوسرے اہل ایمان کے دلوں کو یزید کی محبت و الفت' اس کے مددگاروں اور معاونین کی موانست اور ان تمام لوگوں کی دوستی جو اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بدخواہ رہے ہیں اور ان کے حقوق کو پامال کرتے آئے ہیں اور ان سے محبت و صدق عقیدت سے محروم رہے ہیں' سے محفوظ مامون رکھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہمارے احباب کو اہل بیت اور ان کے نیک خواہوں کے زمرے میں رکھے اور دنیا و آخرت میں اہل بیت کے مشرب و مسلک پر رکھے۔ **بحرمتہ النبی و الہ الامجاد و بمنہ و کرمہ و ھو قریب مجیب۔**

مجتہد کا مقام:

سچا مذہب یہ ہے کہ مجتہد بعض اوقات غلطی کا ارتکاب کر سکتا ہے۔ مگر اجتہادی غلطی میں وہ معذور سمجھا جاتا ہے بلکہ بعض اوقات اس غلطی کے ارتکاب میں بھی اسے اجر و ثواب ملتا ہے کیونکہ وہ اپنی انتہائی کوشش اور دیانت دارانہ رائے سے کام کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسی اجتہادی کوششوں کا ثواب اللہ عزوجل کے ہاتھ میں ہے۔ حدیث پاک میں آیا ہے۔

ان خطاء ت فلک حسنۃ" و ان اصبت فلک حسنتان

اگر تم اجتہاد میں بھول گئے تو تمہیں ایک نیکی ملے گی۔ اگر کامیاب رہے تو تم دو نیکیوں کے حق دار ہو گے۔

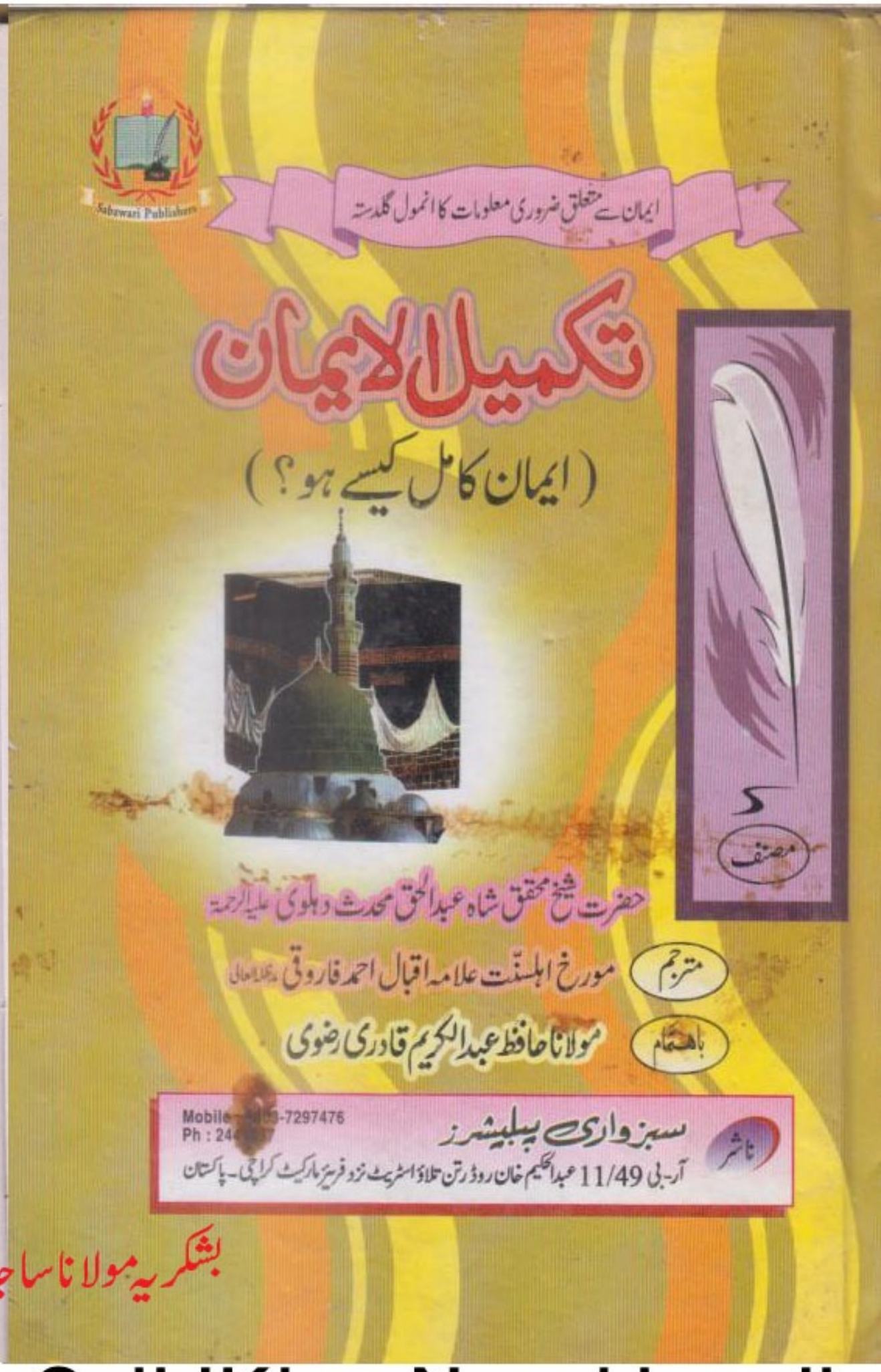

بشکریہ مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی

Facebook.com/AllamaSajidKhanNaqshbandi

یزید یزیدیوں کا گمراہ سردار صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی

بشکریہ مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی

وَذَكِّرْهُم بِأَيَّامِ اللَّهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ

تاریخ ابن خلدون

حصہ دوم

خلافت معاویہؓ و آلِ مروان

۴۱ھ میں حضرت حسنؓ کی صلح اور حضرت معاویہؓ کی خلافت عامہ سے لے کر ۱۳۲ھ تک کے مکمل حالات
اسلامی تاریخ کے سب سے درخشاں دور حکمرانی و کشور کا پورا نقشہ

تصنیف: رئیس المؤرخین علامہ عبدالرحمٰن ابن خلدونؒ (۷۳۲-۸۰۸)

ترجمہ: حکیم احمد حسین الہ آبادی ◉ ترتیب و تبویب: شبیر حسین قریشی ایم اے

نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی

لئے ہوئے ۲۶ محرم ۶۴ھ کو مکہ معظمہ پہنچ گیا۔ اہل مکہ کو یزید کی بیعت کے لئے طلب کیا' ان لوگوں نے اس سے انکار کیا اور لڑائی کی طرفین سے تیاریاں شروع ہو گئیں' عبداللہ بن زبیر کے ہاتھ پر اہل مکہ و حجاز نے بیعت کر لی تھی اور وہ لوگ بھی آ کر ان کے پاس جمع ہو گئے تھے جو واقعہ حرہ سے بھاگ کر آئے تھے اور کچھ لوگ بغرض امداد خوارج کی طرف سے آ گئے تھے۔ عبداللہ بن زبیر شامی لشکر سے مقابلہ کی غرض سے مکہ معظمہ سے باہر آئے' سب سے پہلے ان کے بھائی منذر بن زبیر نے میدان میں نکل کر شامیوں کو للکارا۔ لشکر شام سے ایک شخص نکل کر مقابلے پر آیا دو دو ہاتھ چلے شامی مارا گیا دوسرے نے جونہی قدم آگے بڑھائے منذر نے ایک تیر ایسا مارا کہ وہ بھی اپنی جگہ پر ٹھنڈا ہو گیا۔ لشکر شام نے یہ رنگ دیکھ کر فوراً حرکت کی اور جنگ مغلوبہ شروع کر دی' ایک طرف سے مسور بن مخرمہ و مصعب بن عبدالرحمٰن بن عوف بڑھ بڑھ کر حملے کرنے لگے دوسری جانب سے عبداللہ بن زبیر شامیوں کو روک رہے تھے۔ صبح سے شام تک لڑائی کا یہی انداز رہا' شام ہوتے ہی فریقین ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے' یہ واقعہ پہلے دن کے محاصرے کا ہے۔

یزید کا انتقال: اس کے بعد حصین بن نمیر نے کوہ ابوقبیس و قعیقعان پر منجنیقیں نصب کرا دیں جو شب و روز خانہ کعبہ پر سنگباری کرتی تھی کوئی شخص طواف نہ کر سکتا تھا' بقیہ ماہ محرم اور پورا مہینہ صفر کا اسی حالت سے گزر گیا۔ یہاں تک کہ ربیع الاول کی بھی تیسری تاریخ آ گئی شامیوں نے خانہ کعبہ پر آگ برسائی' چھت اور پردے جل کر راکھ ہو گئے۔ ہنوز لڑائی کا خاتمہ نہ ہوا تھا کہ یزید[1] مر گیا اور اس کی موت کی خبر عبداللہ بن زبیر کو قبل اس کے کہ حصین بن نمیر کو معلوم ہو' پہنچ گئی۔ عبداللہ بن زبیر نے پکار کر کہا "اے کم بختو اے عدو اللہ! اب تم کیوں لڑ رہے ہو تمہارا گمراہ سردار مر گیا"۔

عبداللہ بن زبیر اور حصین بن نمیر: حصین بن نمیر نے اس کو باور نہ کیا پھر جب اس کو یزید کی موت کی تصدیق ہو گئی تو عبداللہ بن زبیر کے پاس کہلا بھیجا کہ آج شب کو بطحاء میں ملنا' پس جب رات آئی تو ادھر سے عبداللہ بن زبیر اپنے چند ہمراہیوں کو لے کر نکلے اور ادھر سے حصین بن نمیر پھر دونوں اپنے اپنے ہمراہیوں کو چھوڑ کر ایک گوشہ کی طرف گئے۔

حصین بن نمیر: "اے عبداللہ بن زبیر تم زیادہ مستحق خلافت ہو آؤ ہم تمہاری بیعت کر لیں بعد ازاں ہم اور تم شام کو چلیں میں اہل شام کا سردار ہوں یہ لشکر جو میرے ساتھ ہے اس میں شام کے بڑے بڑے سردار ہیں' واللہ میری بیعت کر لینے سے ایک دو آدمی بھی اختلاف نہ کریں گے اور میرے اور تمہارے مل جانے سے خوں ریزی کا دروازہ بند ہو جائے گا لوگ امن و چین سے بسر کریں گے"۔

عبداللہ بن زبیر: "(بلند آواز سے) میں ایسا ہرگز نہ کروں گا مجھے اس شخص پر کیسے بھروسہ ہو سکتا ہے جس سے لوگ خائف ہوں اور جس نے بیت اللہ کو جلا دیا ہو اور جس نے اس کی حرمت کا لحاظ نہ کیا ہو"۔

حصین بن نمیر: "تم ضرور میرے کہنے پر عمل کرو تمہارا اس میں فائدہ ہے"۔

---

[1] یزید بن معاویہ کا مقام حوارن سرزمین شام میں ۱۴ تاریخ ربیع الاول ۶۴ھ کو بعمر ۳۸ سال انتقال ہوا' تین برس چھ مہینے اس کی حکومت رہی۔ اس کی ماں کا نام میسون بنت بحدل بن انیف کلبیہ تھا۔

Facebook.com/AllamaSajidKhanNaqshbandi

یزید منافق اور فاسقوں میں سے تھا شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

فضل بعض القرون على بعضها الآخر:

واعلم أن فضل بعض القرون على بعض لا يمكن أن يكون من جهة كل فضيلة، وهو قوله ﷺ: «مثل أمتي مثل المطر لا يدري أوله خير أم آخره» وقوله ﷺ: «أنتم أصحابي، وإخواني الذين يأتون بعد» وذلك أن الاعتبارات متعارضة والوجوه متجاذبة، ولا يمكن أن يكون تفضيل كل أحد من القرن الفاضل على كل أحد من القرن المفضول كيف ومن القرون الفاضلة اتفاقاً من هو منافق أو فاسق ومنها الحجاج[1]. ويزيد بن معاوية، ومختار، وغلمة من قريش الذين يهلكون الناس وغيرهم ممن بيّن النبي ﷺ سوء حالهم، ولكن الحق أن جمهور القرن الأول أفضل من جمهور القرن الثاني ونحو ذلك.

تعظيم الذين شاهدوا النبي وصاحبوه:

والملة إنما تثبت بالنقل والتوارث ولا توارث إلا بأن يعظم الذين شاهدوا مواقع الوحي وعرفوا تأويله وشاهدوا سيرة النبي ﷺ ولم يخلطوا معها تعمقاً ولا تهاوناً ولا ملة أخرى.

أفضل الأمة:

وقد أجمع من يعتد به من الأمة على أن أفضل الأمة أبو بكر الصديق، ثم عمر رضي الله عنهما، وذلك لأن أمر النبوة له جناحان: تلقي العلم عن الله تعالى، وبثه في الناس، أما التلقي عن الله فلا يشرك النبي ﷺ في ذلك أحد، وأما بثه فإنما تحقق بسياسة وتأليف ونحو ذلك، ولا

(١) الحجاج بن يوسف الثقفي، كان في أول أمره في شرطة روح بن زنباع أحد قادة عبد الملك بن مروان فعينه هذا أميراً على العراق ثم أرسله إلى الحجاز فقضى على ابن الزبير الذي نادى بنفسه خليفة . كان بطاشاً سفاكاً للدماء مات سنة ٩٥ هجرية .

بشکریہ مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی
Facebook.com/AllamaSajidKhanNaqshbandi

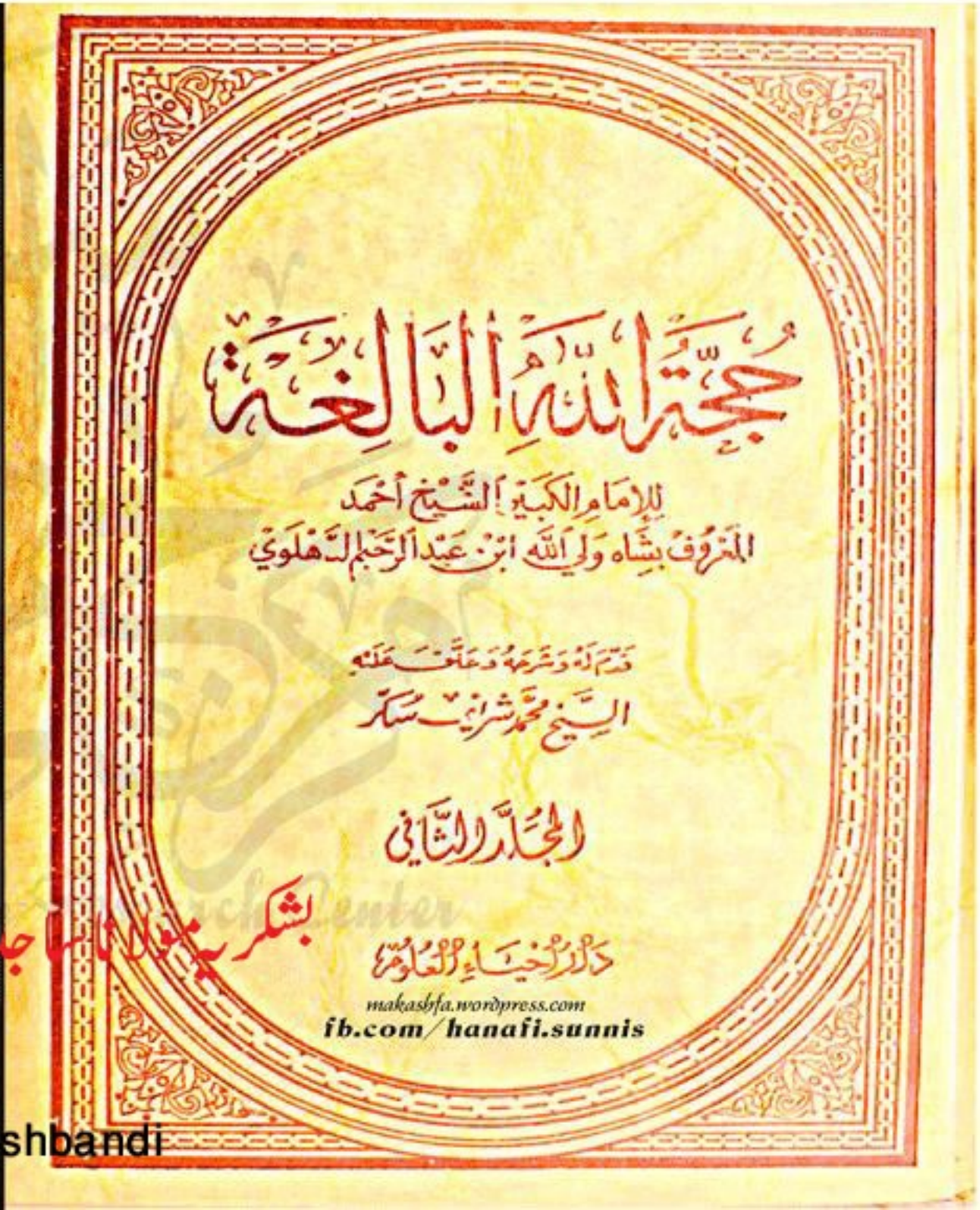

جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے وہ یزید سے محبت نہیں رکھ سکتا امام احمد بن حنبلؒ کا فتوی

تفسیر مظہری

جلد دہم

سورۃ الصّٰفّٰت سے سورۃ الفتح تک

پارہ ۲۳ رکوع ۵ تا پارہ ۲۶ رکوع ۱۲

تالیف

حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتیؒ

تشریحی ترجمہ مع ضروری اضافات

مولانا سید عبدالدائم الجلالی

رفیق ندوۃ المصنفین

ناشر

دارالاشاعت

اردو بازار کراچی ۱ —— فون ۲۱۳۷۶۸

ابن جوزی نے لکھا ہے کہ قاضی ابو یعلی نے اپنی کتاب المعتمد میں صالح بن احمد بن حنبلؒ کا بیان نقل کیا ہے۔ صالحؒ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد سے کہا ابا لوگ کہتے ہیں کہ ہم یزید بن معاویہ سے محبت کرتے ہیں ابا نے فرمایا بیٹے جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے کیا اس کے لئے یزید بن معاویہ سے محبت رکھنے کا کوئی جواز ہو سکتا ہے اس شخص پر کسی طرح لعنت نہ کی جائے جس پر اللہ نے لعنت کی ہو میں نے عرض کیا اللہ نے اپنی کتاب میں کس جگہ یزید پر لعنت کی ہے امام احمدؒ نے فرمایا اللہ نے فرمایا ہے: فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ۔

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾ کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے یا دلوں پر قفل لگ رہے ہیں۔

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ یعنی کیا قرآن میں غور نہیں کرتے قرآن کے اندر جو نصیحتیں اور تنبیہات ہیں انکو تلاش نہیں کرتے اگر تفحص اور تلاش سے کام لیتے تو حق ان پر واضح ہو جاتا استفہام انکاری توبیخی ہے۔

اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا یہ استعارہ بالکنایہ ہے۔ قلوب کو خزانہ سے تشبیہ دی اور ہر خزانہ کا مقفل ہونا لازم نہیں تو مناسب ضرور ہے۔ مشبہ بہ کی مناسبات کو مشبہ کے لئے ثابت کیا ہے پھر اقفال کی قلوب کی طرف وضاحت کی گئی ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ دلوں پر جو قفل پڑے ہیں وہ یہ مستعمل معمولی قفل نہیں ہیں بلکہ غیر معمولی تالے ہیں جو قلوب کے مناسب ہیں۔ (یعنی غفلت کے تالے ہیں لوہے پیتل وغیرہ کے نہیں ہیں) گویا بصورت کنایہ یہ بات بتائی کہ ان کے اندر استعداد ہی نہیں ہے ان کے دل نصیحت پذیری کی قابلیت ہی نہیں رکھتے اگر بالفرض یہ قرآن پر غور بھی کریں تب بھی نہیں سمجھ پائیں گے۔

قلوب کی تنوین بعضیت کو ظاہر کر رہی ہے یعنی کچھ دل ایسے ہیں یا تنوین تنکیر۔ جو ابہام پر دلالت کر رہی ہے یعنی ان کی قساوت اور سنگدلی کے درجات مبہم ہیں۔

بغوی نے بروایت ہشام بن عروہ عروہ کا بیان نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آیت فَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا تلاوت فرمائی ایک یمنی جوان نے یہ آیت سن کر کہا کیوں نہیں بلاشبہ دلوں پر تالے پڑے ہیں۔ (اللہ ہی ان کو کھولنے والا ہے جب تک اللہ ہی ان کو دور نہ کر دے یہ تالے دلوں پر پڑے رہیں گے حضرت عمرؓ کو جوانکی یہ بات کھب گئی اور آپ کے دل میں جم گئی جب آپ خلیفہ ہوئے تو اس کو اپنا مددگار مقرر کیا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ وَاَمْلٰى لَهُمْ ﴿۲۵﴾

بے شک جو لوگ پشت کے بل (دین سے) لوٹ گئے بعد اس کے کہ سیدھا راستہ ان کو صاف معلوم ہو گیا شیطان نے ان کو چکمہ دیا ہے اور ان کو دور دور کی سوجھائی ہے۔

ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ یعنی سابق کفر کی طرف لوٹ گئے۔ حضرت عروہؓ نے کہا ان لوگوں سے مراد ہیں کفار اہل کتاب۔ توریت میں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے اوصاف پڑھے تھے اسلئے بعثت سے پہلے ہی وہ حضور ﷺ کو جانتے تھے لیکن جب آپ مبعوث ہوئے تو انہوں نے ماننے سے انکار کر دیا۔ حضرت ابن عباسؓ، ضحاک اور سدی کے نزدیک منافق مراد ہیں۔

الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ سول سوال سے مشتق ہے اور سوال کا معنی ہے استراء یعنی شیطان نے کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کر کے ان کے لئے آسان بنا دیا بعض کے نزدیک سول سول سے مشتق ہے یعنی انکو خواہشات پر آمادہ کیا۔

سول کا معنی ہے آرزو۔

حضرت سہل بن سعد راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آیت اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا تلاوت فرمائی۔ ایک جوان بولا کیوں نہیں بلاشبہ دلوں پر تالے پڑے ہیں اللہ ہی ان کو دور کرنے والا ہے۔ حضرت عمرؓ جب خلیفہ ہوئے تو کوئی ملازمت دینے کے لئے اس جوان کی بابت دریافت کیا لیکن اطلاع ملی کہ اس کا انتقال ہو چکا۔

بشکریہ مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی

Facebook.com/AllamaSajidKhanNaqshbandi

یزید اس لائق نہیں کہ اس سے روایت لی جائے

مِيزَانُ الاعْتِدَالِ

فِي نَقْدِ الرِّجَالِ

تأليف

أَبِي عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ الذَّهَبِي

المتوفى سنة ٧٤٨ هجرية

بشکریہ مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی

تحقيق

علي محمد البجاوي

المجلد الرابع

دار المعرفة

للطباعة والنشر

بيروت - لبنان

٩٧٥٢ — يزيد بن مسهر . مجهول .

٩٧٥٣ — يزيد بن معاوية ، أبو شيبة . عن عطاء .

قال أبو حاتم : ليس بالقوى . وقال أبو زُرْعَة : صالح . [حدَّث عنه سعيد بن منصور][1] .

٩٧٥٤ — يزيد بن معاوية بن أبي سفيان الأموى . رَوَى عن أبيه . وعنه ابنه خالد ، وعبد الملك بن مروان . مقدوحٌ فى عدالته . ليس بأهلٍ أنْ يروى عنه . وقال أحمد بن حنبل : لا ينبغى أنْ يروى عنه .

٩٧٥٥ — يزيد بن مَغْلَس الباهلى . عن مالك بن أنس ، وهشام بن سَعْد .

قال ابن حبان : لا تجوز الرواية عنه إلا اعتبارًا . حدَّث عنه الفلاس .

٩٧٥٦ — يزيد بن المقدام [د ، س ، ق] بن شريح . عن أبيه .

قال النسائى : ليس به بأس . وقال أبو حاتم : يكتب حديثه . وضعَّفه عبد الحق بلا حجَّة .

٩٧٥٧ — يزيد[2] بن مهران الكوفى الخباز .

ضعَّفه أبو داود .

٩٧٥٨ — يزيد بن ميمون . عن ابن سيرين . وعنه أبو سلمة التبوذكى . مجهول .

٩٧٥٩ — يزيد بن أبي نُشْبة [د] . تفرّد عنه جعفر بن بُرْقان ، حديثه : ثلاث من أصل الإيمان .

٩٧٦٠ — يزيد بن هرمز[3] المدنى الفقيه . كذا سماه أبو حاتم . وقال : ليس بقوى .

قلت : هذا والد الفقيه عبد الله بن يزيد . يَرْوِى عن أبى هريرة ، وابن عباس . وعنه الزهرى ، وجماعة .

وثقه ابنُ معين ، وأبو زُرْعَة .

---

(١) ليس فى س . (٢) هذه الترجمة ليست فى س ، وهى فى ن ، ل ـ عن الميزان .

(٣) ل : ابن أبى هرمز . والمثبت فى س ، ن ، والتهذيب .

Facebook.com/AllamaSajidKhanNaqshabandi

یزید کو امیر المومنین کہنے والوں کو عمر بن عبد العزیزؒ نے 20 کوڑے لگوائے

الى الكوفة وارسل ابن عمه مسلم بن عقيل بن ابي طالب ليبايع له بها فقتله عبيدالله بن زياد وارسل الجيوش الى الحسين فقتل كما تقدم في ترجمته سنة احدى وستين ثم خرج اهل المدينة على يزيد وخلعوه في سنة ثلاث وستين فارسل اليهم مسلم بن عقبة المرى وامره ان يستبيح المدينة ثلاثة ايام وان يبايعهم على انهم خول وعبيد ليزيد فاذا فرغ منها نهض الى مكة لحرب ابن الزبير ففعل بها مسلم الافاعيل القبيحة وقتل بها خلقا من الصحابة وابنائهم وخيار التابعين وافحش القضية الى الغاية ثم توجه الى مكة فاخذه الله تعالى قبل وصوله واستخلف على الجيش حصين بن نمير السكوني فحاصروا ابن الزبير ونصبوا على الكعبة المنجنيق فادى ذلك الى وهي اركانها ووهي بنائها ثم احرقت وفي اثناء افعالهم القبيحة فجئهم الخبر بهلاك يزيد بن معاويه فرجعوا وكفى الله المؤمنين القتال وكان هلاكه في نصف ربيع الاول سنة اربع وستين ولم يكمل الاربعين واخباره مستوفاة في تاريخ دمشق لابن عساكر وليست له

رواية تعتمد وقال يحيى بن عبدالملك بن ابي غنية احد الثقات ثنا نوفل بن ابي عقرب ثقة قال كنت عند عمر بن عبدالعزيز فذكر رجل يزيد بن معاوية فقال قال امير المؤمنين يزيد فقال عمر تقول امير المؤمنين يزيد وامر به فضرب

عشرين سوطا ذكرته للتمييز بينه وبين النخعي ثم وجدت له رواية في مراسيل ابي داود وقد نبهت عليها في الاستدراك على الاطراف ٭

(٢٠٠) فق - يزيد بن مغلس بن عبدالله بن يزيد الباهلي ابو خالد البصري ٠ روى عن عامر بن عبيدة الباهلي وعبيدالله بن عمرو هشام بن سعد ومالك

بشکریہ مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی

Fb.com/AllamaSajidKhanNaqshbandi

امام احمد بن حنبلؒ یزید کو لعنتی اور جہنمی بتاتے شیخ الاسلام ابن تیمیہ منہاج السنۃ مترجم غیر مقلد

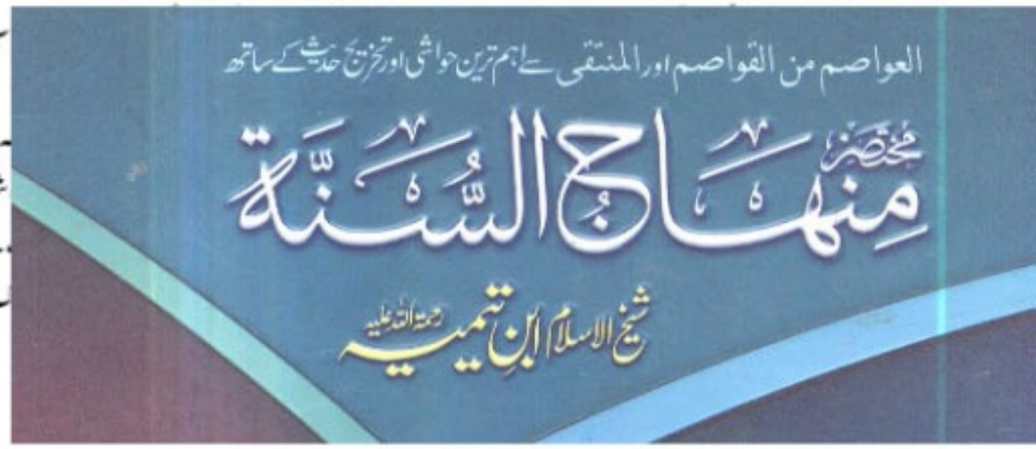

پ نے فرمایا: ''علی اور

۔ پوری کی پوری سورت
شادی مدینہ میں ہجرت
۔تو پھر یہ کہنا کیسے ممکن
ک مراد ہیں؟ آپ نے

[یزید پر لعنت کا مسئلہ]

[اشکالات]: شیعہ مصنف رقم طراز ہے: ''اہل سنت کی ایک جماعت یزید کو خلیفہ نہ ماننے کے باوجود اس پر لعنت نہیں بھیجتی؛ حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ یزید ظالم تھا؛ اس نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کیا؛ اور آپ کے اہل خانہ کو گرفتار کیا۔ حالانکہ قرآن میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴾ (ھود: ۱۸)

''آگاہ ہو جاؤ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔''

حنابلہ کے شیوخ میں سے ابو الفرج ابن جوزی رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے' آپ فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی کی: میں نے یحیی بن زکریا علیہما السلام کے بدلہ میں ستر ہزار کو قتل کیا۔ اور میں آپ کے نواسے کے بدلے میں اسی اسی کروڑ لوگوں کو قتل کروں گا۔ اور اہل سنت کے فضلاء میں سے سدی رحمہ اللہ نے حکایت نقل کی ہے کہ: جب میں کربلا میں اترا تو میرے پاس تجارت کے لیے غلہ وغیرہ تھا۔ ہم نے ایک آدمی کے پاس پڑاؤ ڈالا اور اس کے ہاں شام کا کھانا کھایا۔ ہم قتل حسین رضی اللہ عنہ کے واقعہ کو یاد کرنے لگے۔ ہم نے کہا: قتل حسین رضی اللہ عنہ میں جو کوئی بھی شریک ہوا تھا وہ انتہائی بری موت مرا ہے۔ تو وہ آدمی کہنے لگا: تم سے بڑھ کر جھوٹا کوئی نہیں۔ میں آپ کے قتل میں شریک تھا۔ اور ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے آپ کو قتل کیا؛ مجھے تو کچھ بھی نہیں ہوا۔ آپ کہتے ہیں: جب رات کا آخری حصہ تھا تو ایک چیخنے والے نے چیخ لگائی۔ ہم نے پوچھا: کیا ہوا؟ کہنے لگے: گھر والا آدمی چراغ کو ٹھیک کرنے کے لیے اٹھا تھا تو اس کی انگلی جل گئی؛ پھر آگ اس کے جسم پر پھیل گئی اور وہ جل گیا۔ سدی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے اسے دیکھا کہ وہ جل کر کوئلہ بن گیا تھا۔

مُہنّا بن یحیی نامی ایک شخص نے حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے جب یزید کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: ''یزید نے جو کرنا تھا کیا۔'' میں نے کہا: اس نے کیا کیا؟ آپ نے فرمایا: اس نے مدینہ کو پامال کیا۔

امام موصوف کے بیٹے صالح نے آپ سے دریافت کیا کہ بعض لوگ ہمیں یزید کی دوستی سے متہم کرتے ہیں۔''

امام احمد نے جواباً فرمایا: ''بیٹا جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ یزید کا دوست کب ہو سکتا ہے؟''

صالح نے کہا: ''تو پھر آپ یزید پر لعنت کیوں نہیں کرتے۔''

امام احمد نے فرمایا: ''جس پر اللہ نے لعنت کی ہے میں اس پر لعنت کیوں نہ بھیجوں؟'' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ﴾ (محمد: ۲۲، ۲۳)

''بہت ممکن ہے اگر تم برسر اقتدار ہوئے تو زمین میں فساد برپا کرو گے اور باہمی تعلقات توڑ دو گے یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت بھیجی اور انھیں بہرا کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے۔''

اس سے بڑا فساد اور کیا ہو گا کہ یزید نے تین دن تک مدینہ کے شہر کو لوٹا۔ وہاں کے رہنے والوں کو قید کیا۔ سات سو قریش و انصار اور مہاجرین کے بڑے بڑے لوگوں کو موت کے گھاٹ اتارا۔ اور عام خواتین اور مردوں میں سے دس ہزار ایسے آدمیوں کو قتل کیا جن کے بارے میں یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ آزاد تھے یا غلام۔ حتی کہ لوگ خون میں ڈوب گئے۔ یہاں تک کہ روضۂ رسول اور مسجد خون سے بھر گئے۔ پھر کعبہ پر منجنیق سے پتھر پھینک کر اسے منہدم کیا اور آگ لگا دی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا قاتل آگ کے ایک صندوق میں ہو گا اور اسے تمام اہل جہنم سے آدھا عذاب ہو رہا ہو گا۔'' اور اس کے ہاتھ اور پاؤں آگ کی زنجیروں سے باندھ دیے گئے ہوں گے۔ یہاں تک کہ اسے جہنم کے ایسے انتہائی گہرے گڑھے میں ڈال دیا جائے گا اس کے عذاب اور بدبو سے جہنمی بھی اپنے رب سے پناہ مانگ رہے ہوں گے۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ اس دردناک عذاب میں مبتلا رہے گا۔ جب بھی اس کی چمڑی جل کر ختم ہو جائے گی اللہ تعالیٰ اسے ایک دوسری چمڑی سے بدل دیں گے۔ تاکہ اسے خوب عذاب دیا جائے۔ اس عذاب سے اسے ایک پل کے لیے بھی نجات نہیں ملے گی۔ اور اسے جہنمیوں کی پیپ پلائی جائے گی۔ اور اس کے لیے ہلاکت ہو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دردناک عذاب کی۔ آپ نے یہ بھی فرمایا: ''میرا اور اللہ تعالیٰ کا شدید غضب اس شخص پر ہو گا جس نے میرے اہل کا خون بہایا اور میرے اہل بیت میں مجھے ستایا۔'' [انتہی کلام ابن الفضی]

[جوابات]: اس کا جواب یہ ہے کہ: یزید پر لعنت بھیجنے کے بارے میں شرعی حکم وہی ہے جو اس کے نظائر و امثال خلفاء وملوک کے بارے میں ہے۔ بلکہ یزید مقابلتاً ان سے بہتر ہے۔ مثلاً یزید مختار بن ابو عبید ثقفی امیر عراق سے افضل ہے۔ جس نے قاتلین حسین رضی اللہ عنہ سے انتقام لیا تھا۔ مختار کا دعویٰ تھا کہ اس پر جبرائیل علیہ السلام نازل ہوتا ہے۔ اسی طرح یزید حجاج کے مقابلہ میں بھی بہتر ہے۔ حجاج کے یزید سے بڑے ظالم اور فاسق ہونے پر تمام لوگوں کا اتفاق ہے۔

تاہم یزید اور اس کے امثال کے بارے میں زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ فاسق تھے۔ اور کسی مخصوص فاسق پر

FaceBook.com/AllamaSajidKhanNaqshbandi

یزید لعنتی تھا صحابہ نے یزید جیسے فاسق کے ساتھ غزوات کئے علامہ جصاص

أحكام القرآن

تأليف

الإمام حجة الإسلام

أبي بكر أحمد بن علي الرازي الجصاص

المتوفى سنة ٣٧٠ هـ

بشکریہ مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی

ضبط نصه وخرج آياته

عبد السلام محمد علي شاهين

الجزء الثالث

منشورات
محمد علي بيضون
لنشر كتب السنة والجماعة
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

موسع عليه في التأخير فهو أولى من الفرض الذي قام به غيره وسقط عنه بعينه، وذلك مثل الاشتغال بصلاة الظهر في آخر وقتها هو أولى من تعلُّم عِلْم الدين في تلك الحال إذْ كان الفرض قد تعين عليه في هذا الوقت، فإن قام بفرض الجهاد من فيه كفاية وغنى فقد عاد فرض الجهاد إلى حكم الكفاية كتعلم العلم؛ إلا أن الاشتغال بالعلم في هذه الحال أولى وأفضل من الجهاد لما قدمنا من علوّ مرتبة العلم على مرتبة الجهاد، فإن ثبات الجهاد بثبات العلم وإنه فرع له ومبنيّ عليه.

مطلب: يجوز الجهاد وإن كان أمير الجيش فاسقاً

فإن قيل: هل يجوز الجهاد مع الفساق؟ قيل له: إن كل أحد من المجاهدين فإنما يقوم بفرض نفسه، فجائز له أن يجاهد الكفار وإن كان أمير الجيش وجنوده فساقاً. وقد كان أصحاب النبي ﷺ يغزون بعد الخلفاء الأربعة مع الأمراء الفساق، وغزا أبو أيوب الأنصاري مع يزيد اللعين، وقد ذكرنا حديث أبي أيوب أنه لم يتخلف عن غزاة للمسلمين إلا عاماً واحداً فإنه استعمل على الجيش رجل شاب ثم قال بعد ذلك: وما عليَّ من استعمل عليَّ؟ فكان يقول: قال الله تعالى: ﴿انْفِرُوا خِفَافاً وَثِقَالاً﴾ فلا أجدني إلا خفيفاً أو ثقيلاً. فدل على أن الجهاد واجب مع الفساق كوجوبه مع العدول، وسائر الآي الموجبة لفرض الجهاد لم يفرق بين فعله مع الفساق ومع العدول الصالحين. وأيضاً فإن الفُسّاق إذا جاهدوا فهم مطيعون في ذلك كما هم مطيعون لله في الصلاة والصيام وغير ذلك من شرائع الإسلام. وأيضاً فإن الجهاد ضَرْبٌ من الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، ولو رأينا فاسقاً يأمر بمعروف وينْهَى عن منكر كان علينا معاونته على ذلك، فكذلك الجهاد، فالله تعالى لم يخصّ بفرض الجهاد العدول دون الفساق؛ فإذا كان الفرض عليهم واحداً لم يختلف حكم الجهاد مع العدول ومع الفساق.

مطلب: في وجوب الاستعداد للجهاد

قوله تعالى: ﴿وَلَوْ أَرَادُوا الخُرُوجَ لأَعَدُّوا لَهُ عُدَّةً﴾ العدة ما يُعِدُّه الإنسان ويهيئه لما يفعله في المستقبل، وهو نظير الأهْبة؛ وهذا يدل على وجوب الاستعداد للجهاد قبل وقت وقوعه، وهو كقوله: ﴿وأعدوا لهم ما استطعتم من قوة ومن رباط الخيل﴾ [الأنفال: ٦٠].

وقوله تعالى: ﴿وَلَكِنْ كَرِهَ اللهُ انْبِعَاثَهُمْ﴾، يعني خروجهم؛ لأن خروجهم كان يقع على وجه الفساد وتخذيل المسلمين وتخويفهم من العدو والتضريب بينهم، والخروجُ

Facebook.com/AllamaSajidKhanNaqshabandi

اہل السنۃ والجماعۃ کے عقیدہ کی کتاب جو کہ درس نظامی میں شامل ہے شرح عقائد نسفیہ
اس میں واضح لکھا ہوا ہے کہ اللہ لعنت کرے یزید اور اس کے حمایتی (یعنی یزدیوں پر)

فی الخلاصة وغیرها انه لا ینبغی اللعن علیه ولا علی الحجاج لان النبی علیه السلام نهی عن لعن المصلین
ومن کان من اهل القبلة وما نقل[1] من لعن النبی علیه السلام لبعض من اهل القبلة فلما[2] انه یعلم من
احوال الناس ما لا یعلمه غیره وبعضهم اطلق اللعن علیه لما انه کفر حین امر بقتل الحسین رض وافقوا علی
جواز اللعن علی من قتله او امر به او اجازه ورضی به والحق ان رضا یزید بقتل الحسین واستبشاره بذلك
واهانة اهل بیت النبی علیه السلام مما[5] تواتر معناه وان کان تفاصیله آحادا فنحن[6] لا نتوقف فی شانه
بل فی ایمانه لعنة الله علیه وعلی انصاره واعوانه ونشهد بالجنة للعشرة[8] الذین بشرهم النبی صلی الله علیه

---

[1] قوله وما نقل الخ هذا جواب عن سوال مقدر وهو ان یقال ان ما نقل من لعن النبی صلی الله علیه وسلم لبعض من اهل القبلة یخالف ما ذکر من ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن اللعن الخ فاما التوفیق بینهما فاجاب بقوله وما نقل الخ ۱۲ [2] قوله فلما انه یعلم من احوال الخ فلعله کان منافقا هذا اذا کان الملعون معینا واما اذا کان غیر معین فقد قیل انه یجوز اللعن علیه لقوله السلام لعن الله الواصلة والمستوصلة لان ذلک لیس بلعن علی احد فی الحقیقة بل هو نهی عن الفعل الذی رتب اللعن علیه ۱۲ البوردہ [3] قوله فلما انه یعلم من احوال الناس الخ یقال هذا انما یتم فی الاشخاص واما فی الانواع کاکل الربوا وشارب الخمر فلا لانه یعلم من ترتیب اللعن علی الوصف انه مناط الحکم ۱۲ عصام [4] قوله ما یعلمه غیره۔ والضمیر البارز فی یعلمه عائد الی ما والضمیر فی غیره راجع الی النبی علیه السلام یعنی یحتمل ان یکون الشخص الذی لعن النبی علیه السلام لم یکن مؤمنا بل منافقا ۱۲ [5] قوله بقتل الحسین۔ قال اهل السنة والجماعة ان الحسین رضی الله عنه کان الحق فی یده وقد قتل ظلما واجمعنا ان الخلافة لمعاویة رض بعد علی رض وصالح معه الحسن وتابع مع جمیع الصحابة والمسلمین فامایزید بن معاویة قال بعض الناس ان خلافته کانت باستخلاف معاویة رض وتبعه المسلمون من الصحابة وغیرهم فمن طریق القیاس ان طاعته کانت واجبة علی الحسین وجمیع المسلمین الا انا نقول ان معاویة کان عالما من غیر فسق وکانت فیه الدیانة ولو لم یکن متدینا لکان لا یجوز الصلح معه فلم یوجد منه سوی النبی ثم علی رضی الله عنه صالح معه لانه کان یدعی الحق وکان عادلا فیما بین الناس ثم بعد علی رض کان اماما علی الحق عادلا فی دین الله وفی عمل الناس وکان یزید بخلاف هذا لانه روی انه شرب الخمر وامر بالملاهی والغناء ومنع الحق علی اهله وفسق فی دینه ۱۲ ابوشکور سالمی [6] قوله مما تواتر معناه قال تحة الاسلام لم یثبت اصلا ان یزید قتل الحسین او امر بقتله او رضی به فلا تجوز نسبة مسلم الی کبیرة بلا تحقیق قد تواتر ان یزید ارسل الجند علی الحسین رض فقتلوه واهانوا اهل بیت النبی علیه السلام فیکون الامیر امر او رضیا بما فعله جنده بخصمه وهو جلی عند العقل فالقول بعدم الرضاء من حسن الظن لاهل القبلة ۱۲۔

[7] قوله فنحن لا نتوقف الخ فی قوله فنحن لا نتوقف فی شان منافاة لما قال الغزالی فی الاحیاء فی لعن الاشخاص خطر فلیجتنب فلا خطرة فی السکوت عن لعن ابلیس فضلا عن غیره ۱۲ عصام [8] قوله للعشرة الخ اما القول بتفضیل اولادهم فقال بعضهم لا یفضل احد من الصحابة احدا الا بالعلم والتقوی والاصح ان فضل اولادهم علی ترتیب فضل ابائهم الا اولاد فاطمة رضی الله عنها فانهم یفضلون علی اولاد ابی بکر وعمر وعثمان رضی الله عنهم بقربهم من رسول الله صلی الله علیه وسلم فی العترة الطاهرة والذریة الطیبة الذین اذهب الله تعالی عنهم الرجس وطهرهم تطهیرا ۱۲ کفایة

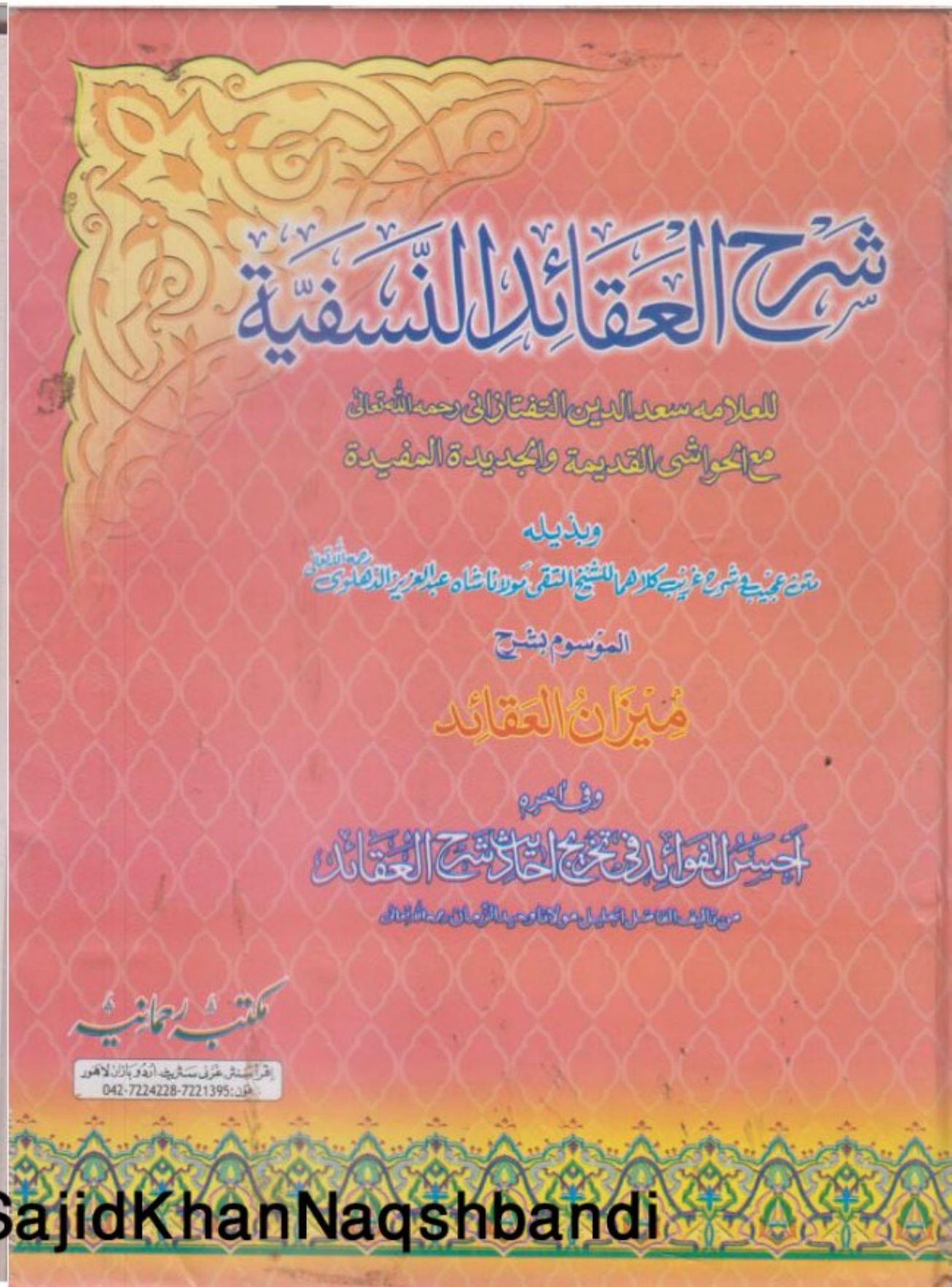

FaceBook.com/AllamaSajidKhanNaqshbandi

یزید شرابی تھا

الشعر، شديد الأُدْمة، بوجهه أثرٌ جُدريّ. فقال الناس: هذا الأعرابي الذي ولي أمر الأُمّة! فدخل على باب تُوما، وسار إلى باب الصَّغير، فنزل إلى قبر معاوية، فوقف عليه وصفّنا خلفه وكبّر أربعاً، ثم أُتي ببغلة، فأتى الخَضْراء[1]، وأتى الناسُ لصلاة الظُّهْر، فخرج وقد تغسّل ولبس ثياباً نقيّة، فصلّى وجلس على المنبر، وخطب وقال: إنّ أبي كان يُغْزيكُمُ البَحْر، ولستُ حاملكُمْ في البحر، وإنّه كان يُشتيكم بأرض الرُّوم، فلستُ أُشتي المسلمين في أرض العدُوّ، وكان يُخْرِج العطاء أثلاثاً وإني أجمعهُ لكم. فافترقوا يُثْنون عليه.

بشکریہ مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی

وعن عمرو بن قيس، سمع يزيد يقول على المنبر: إنّ الله لا يؤاخذ عامّةً بخاصةٍ إلّا أنْ يظهر منكرٌ فلا يُغيّر، فيُؤاخذ الكُلّ، وقيل: قام إليه ابن همّام فقال: أجركَ الله يا أمير المؤمنين على الرَّزيّة، وبارك لكَ في العطيّة، وأعانك على الرعيّة، فقد رُزئت عظيماً، وأعطيت جزيلاً، فاصبرْ واشكُر، فقد أصبحت ترعى الأمّة، واللهُ يرعاك.

وعن زياد الحارثيّ قال: سقاني يزيد شراباً ما ذقتُ مثله، فقلت: يا أمير المؤمنين لَمْ أُسَلْسِلْ مثلَ هذا. قال: هذا رُمّانُ حُلْوان، بِعَسَل أصْبَهان، بسُكّر الأهْواز، بزبيب الطائف، بماء بَرَدى.

وعن محمد بن أحمد بن مِسمع قال: سكِرَ يزيد، فقام يرقصُ، فسقط على رأسه فانشقّ وبدا دماغُه.

قلت: كان قويّاً شجاعاً، ذا رأيٍ وحَزْم، وفِطنة، وفصاحة، وله شعر جيّد وكان ناصبيّاً[2]، فَظّاً، غليظاً، جِلْفاً. يتناولُ المُسْكِرَ، ويفعل المُنْكَر.

---

(١) انظر ص ١٦ تعليق (٤).

(٢) من «الناصبيّة» وهم المنافقون المتديّنون ببغضة عليّ رضي الله عنه، سموا بذلك لأنهم نصبوا له وعادوه.

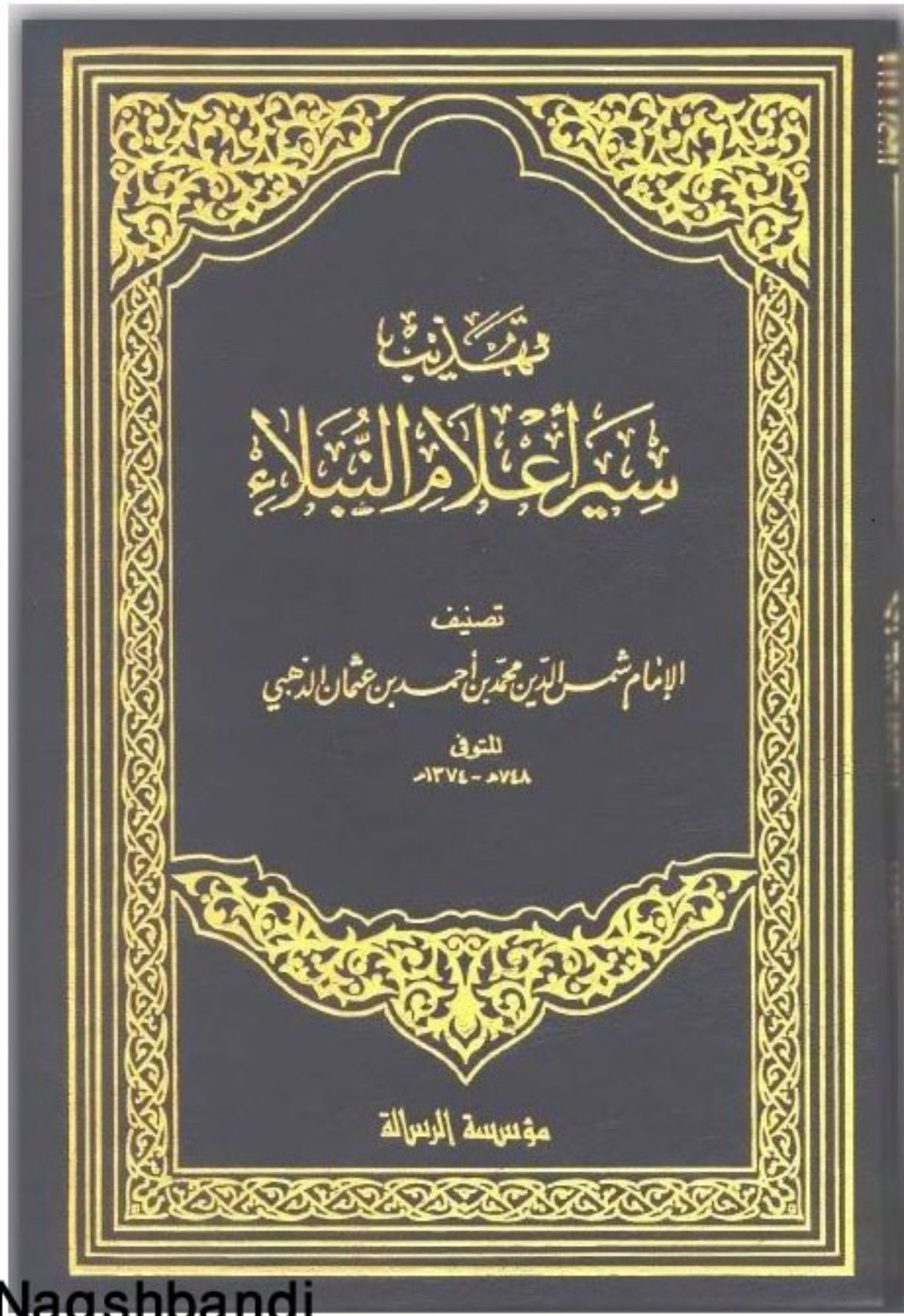

FaceBook.com/AllamaSajidKhanNaqshbandi

یزید پلید ہے امام احمد بن حنبلؒ سمیت کئی علماء اس پر لعنت کرتے ہیں شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ

ہے کہ ان کتابوں پر عبور ہو جانے سے کچھ شبہ اس امر میں باقی نہیں رہتا کہ قطعی طور پر فضیلت حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی ثابت ہے اس حکم میں یزید پر لعن کرنا چاہیئے۔ یا نہیں۔ توقف اس وجہ سے ہے کہ یزید پلید کے بارے میں معاملہ شہادت حضرت امام حسین رضؓ میں روایات متعارضہ و متخالفہ وارد ہوئی ہیں۔ چنانچہ بعض روایات سے مفہوم ہوتا ہے کہ حضرت امام علیہ السلام کی شہادت پر یزید پلید راضی ہوا۔ اور آپ کی شہادت پر خوش ہوا۔ اور اس نے اہلِ بیت اور خاندانِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اہانت کی۔ تو جن علماء کے نزدیک یہ ثابت ہوا کہ یہ روایات مرجح ہیں تو ان علماء نے یزید پلید پر لعن کیا۔

چنانچہ امام احمد بن حنبل رحؒ اور کیا مراسی جو فقہائے شافعی رحؒ سے ہوئے ہیں۔ اور دیگر علماء کثیر نے یزید پلید پر لعن کیا۔ اور بعض روایات سے مفہوم ہوتا ہے کہ یزید کو شہادت سے امام علیہ السلام کے رنج تھا اور شہادت کی وجہ سے یزید نے ابن زیاد اور اس کے اعوان پر عتاب کیا اور یزید کو اس کام سے ندامت ہوئی کہ اس کے نائب کے ہاتھ سے یہ واقعہ وقوع میں آیا۔ تو جن علماء کے نزدیک یہ ثابت ہوا کہ یہ روایات مرجح ہیں تو ان علماء کرام نے یزید کے لعن سے منع کیا۔

چنانچہ حجۃ الاسلام امام غزالی علیہ الرحمۃ اور دیگر علماء شافعیہ اور اکثر علماء حنفیہ نے یزید کے لعن سے منع کیا ہے اور بعض علماء کے نزدیک ثابت ہوا ہے کہ دونوں طرح کی روایات میں تعارض ہے۔ اور کوئی ایسی وجہ ثابت نہ ہوئی کہ اس کے اعتبار سے ایک جانب کی روایات کی ترجیح ہو سکے تو ان علماء نے احتیاطاً اس مسئلہ میں توقف کیا اور جب روایات میں تعارض ہو اور کوئی وجہ کسی روایت کی ترجیح کے لئے نہ ہو تو علماء پر یہی واجب ہے یعنی حکم دینے میں توقف کرنا واجب ہے۔ اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

شمر اور ابن زیاد پر لعن کرنا قطعی طور پر جائز ہے اس واسطے کہ قطعی طور پر ثابت ہے کہ شمر اور ابن زیاد شہادت پر حضرت امام حسین علیہ السلام کی راضی تھے۔ اور آپ کی شہادت سے وہ دونوں خوش ہوئے اور اس بارے میں روایات میں تعارض نہیں۔ اس لئے شمر اور ابن زیاد پر لعن کرنے میں علماء سے کسی نے توقف نہیں کیا بلکہ بالاتفاق سب علماء کے نزدیک قطعی طور پر ثابت ہے کہ شمر اور ابن زیاد بدنہاد پر لعن و طعن کرنا جائز ہے۔

سوال : قصہ افشائے راز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم و تحریم ماریہ قبطیہ کا جو ہے۔ اس قصہ میں حضرت عائشہ الصدیقہ رضہ پر طعن ہونے کے جواب میں جو مرقوم ہے کہ حضرت عائشۃ الصدیقہ رضہ سے ہرگز افشائے راز نہ ہوا تو اللہ تعالےٰ کے اس کلام پاک سے کیا معنی لئے جائیں گے :-

وان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما

یعنی " اور یہ کہ توبہ کرو تم دونوں درگاہ میں اللہ تعالےٰ کے پس تحقیق کہ مائل ہو گیا امر ناحق کیطرف دل تم دونوں کا "

اور اس آیت میں کہ ضمیر تثنیہ کی ہے راجع ہے طرف حضرت عائشہ الصدیقہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا

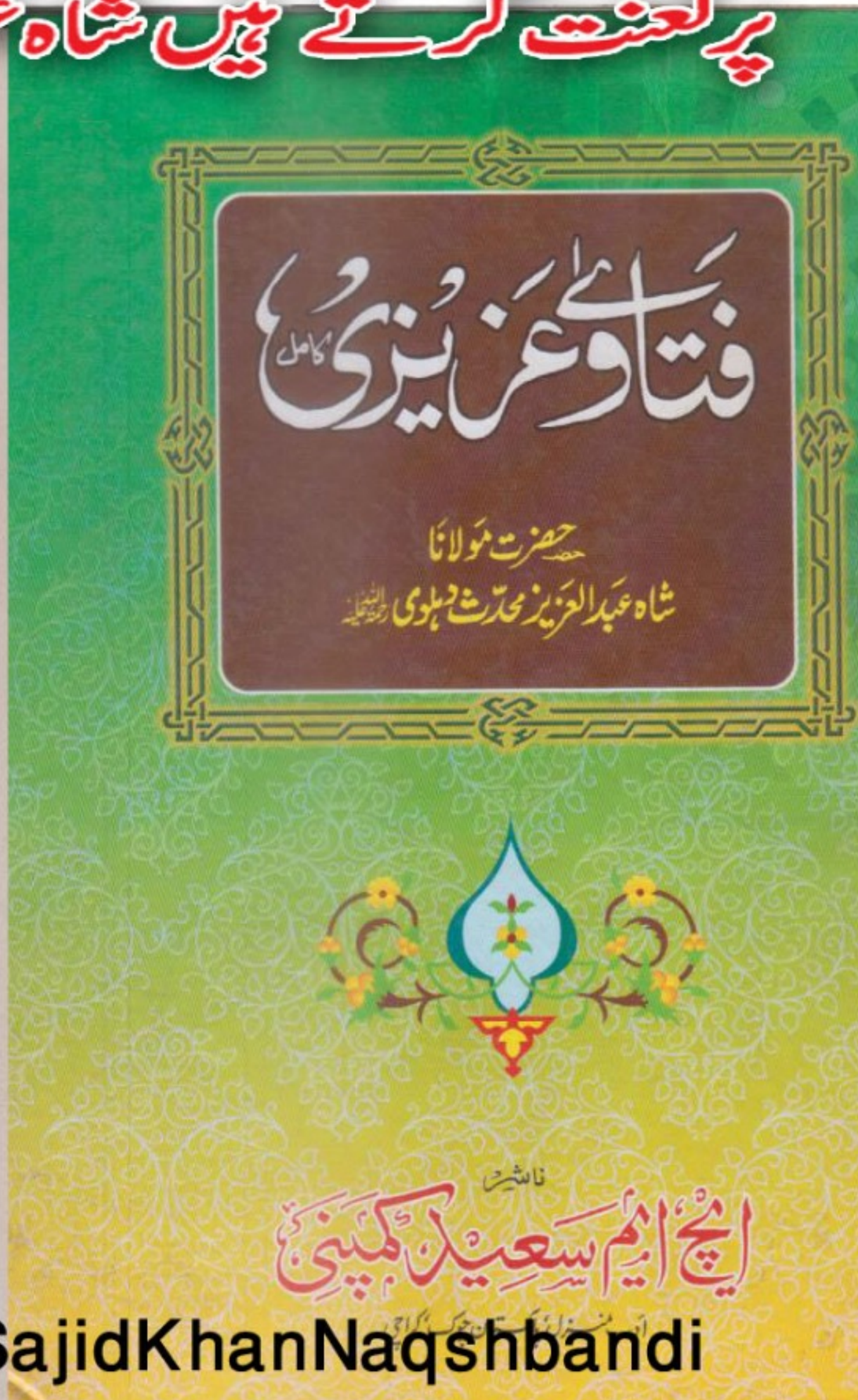

FaceBook.com/AllamaSajidKhanNaqshbandi

شیعوں کے خلاف سب سے مایہ ناز کتاب میں شاہ صاحبؒ نے یزید کو خبیث لکھا ہوا ہے

احتمال خطا ندارد بطرف دیگر گز از برابر باشد تا حق آزرده نخواهد شد و چون طرف دیگر که جائز الخطاست اگر بنا بر شبهه دلیلے نسبت به معصوم
آزرده شده عداوت خواهد ورزید معذور نخواهد بود که محبت و رعایت تعظیم معصوم منصوص شده پس شبهه او اعتبار ندارد مثل شبهه ابلیس
در عداوت آدم و اولاد وی که بسبب آن شبهه معذور نیست انتهی کلامه و درین جواب خلل بسیارست زیرا که کلام را فرض می کنیم درمیان
هر دو معصومین که باهم آزردگے پیدا کنند و چون هر دو طرف معصوم اند کجا ابلیس و کجا آدم و درین صورت را که از هر دو طرف معصومین
باهم ناخوشی نمایند و اختلاف حق یکدیگر کنند از کتب امامیه امثله بسیار برآریم اول منافقه حضرت آدم بابت رفع منزلت حضرات ائمه
بر منزلت خود و مخالفت و حسد آنها نمودن و میثاق ولایت ایشان ندادن با وجود نص الٰهی چنانچه در مبحث نبوت بتفصیل گذشت دوم
آزردگی حضرت موسیٰ و حضرت هارون و تحقیر و اهانت بگرفتن ریش مبارک ایشان و کشیدن موی سر ایشان که منصوص قرآن است هیچ
کس را جائے انکار آن نیست سوم در بحر المناقب که کتاب معتبر شیعه ست از مناقب اخطب خوارزم در سبب تسمیه و کنیه حضرت مرتضیٰ بابو
تراب نقل کرده که حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم بخانه حضرت زهرا در آمدند و حضرت مرتضیٰ را ندیدند فرمود که ابن عم من کجاست
حضرت فاطمه رض گفت میان من و او مغاضبه واقع شده ازین جهت بیرون رفته و اینجا قیلوله نکرده آنگاه حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
در مسجد تشریف آوردند دیدند که جناب مرتضیٰ بر پهلو خفته و سر و روی آنجناب خاک آلوده شده فرمود قم یا اباتراب قم یا اباتراب
و این در صحیح بخاری نیز آمده (انتهیٰ کلامه) چهارم آنکه ابو مخنف لوط ابن یحیٰی ازدی که از عمده اخباریین امامیه است از حضرت امام حسین
روایت آورده است (انه کان یبدی الکراهة لما فعله اخوه الحسن من صلح معاویة ویقول لو جز انفی کان احب الی مما فعله اخی) پس
درین صورتها اگر آزردگی هر دو جانب بر حق باشد اجتماع نقیضین لازم آید و اگر یکے بر حق باشد و دیگرے بر باطل عصمت جانب آن دیگر
برهم شود و هو خلاف المفروض (پس معلوم شد که آزردگے با معصوم نیز دو قسم می باشد یکے آنکه از راه تعصب و عداوت بود چنانچه یزید
خبیث را با اهلبیت اطهار بود دوم آنکه بمقتضائے بشریت باشد یا بنا بر دلیل که باو ظاهر شده باشد چنانچه حضرت سیدة النساء با حضرت
مرتضیٰ بود یا حضرت موسیٰ را با حضرت هارون بود یا حضرت امام حسن را با حضرت امام حسین بود و این قسم آزردگی با معصوم که بنا بر مقتضائے
بشریت یا ظهور دلیلے باشد هرگز موجب فسق و طعن نمے شود تا در عصمت خلل افتد و چون این قسم آزردگے در عصمت معصوم خلل نکند
در عدالت و تقوے بالاولے مخل نخواهد بود (هو المدعی) و صحابه کرام را که با حضرت امیر و حضرت زهرا در باب فدک وغیره آزردگیها
بوقوع آمد از همین قبیل بود و صاحب اظهار الحق باین جواب نیز متنبه شده نیز اغماض نتوانست نمود و بطریق سوال آورده بجوابش
مشغول شده اما تقریر سوال بنوعے ادا کرده که جوابش چیزے تواند داد و آن اینست که گفته اگر کسے گوید که شاید جماعه از ابرار اصحاب
را با اصلع بحال مسلمین راه هست باشد که قرار دهنده آن امر چون نسبت بجماعه اهل البیت بی صرفه بود ایشان بمقتضائے انسانیت و
آنکه آدمی مجبول ست بآنکه صرفه و غبطه خود را خواهد از انجمله ابرار آزرده گے کرده باشند و اظهار آزرده باشند در کلام اهل بیت سخنان مشعر
بعدم رضا ازین جهت واقع شده باشد و از ان طرف مطلقاً رنجش و عداوت نبوده باشد جواب این سوال را در کلام طویل
ادا کرده که حاصلش اینست که چون حضرت امیر بمقتضائے آیه تطهیر معصوم است و اعلم بحقایق شرعیه نشاید تا بر خلاف حق مخالفت ابرار
نماید پس حال او با صحابه همچون حال صلحا امت باشد در خود و درین جواب نیز بچند وجه خلل ست اول آنکه حضرت زهرا نیز بمقتضائے
آیه تطهیر معصوم ست و علی هذا القیاس حضرت امام حسین رض و حضرت موسیٰ و حضرت آدم پس نشاید که این اشخاص بر خلاف حق مخالفت
معصومین نمایند پس یا هر دو جانب حق باشند و اجتماع ضدین لازم آید یا احد الجانبین معصوم نباشد دوم آنکه در بعضے اوقات
تقابل درمیان اصواب و صواب می باشد و گاهی در صواب و خطا که نظر بدلیل در حق مجتهد حکم صواب دارد پس خلاف حق در هیچ
[illegible] می دانند که در اوقات
بسیار از بسبب واردات مدهشه یا بسبب الفت و عادت خطلت از معرات و قات بلا بنیاسم [illegible] و بخلاف آن حرکتے

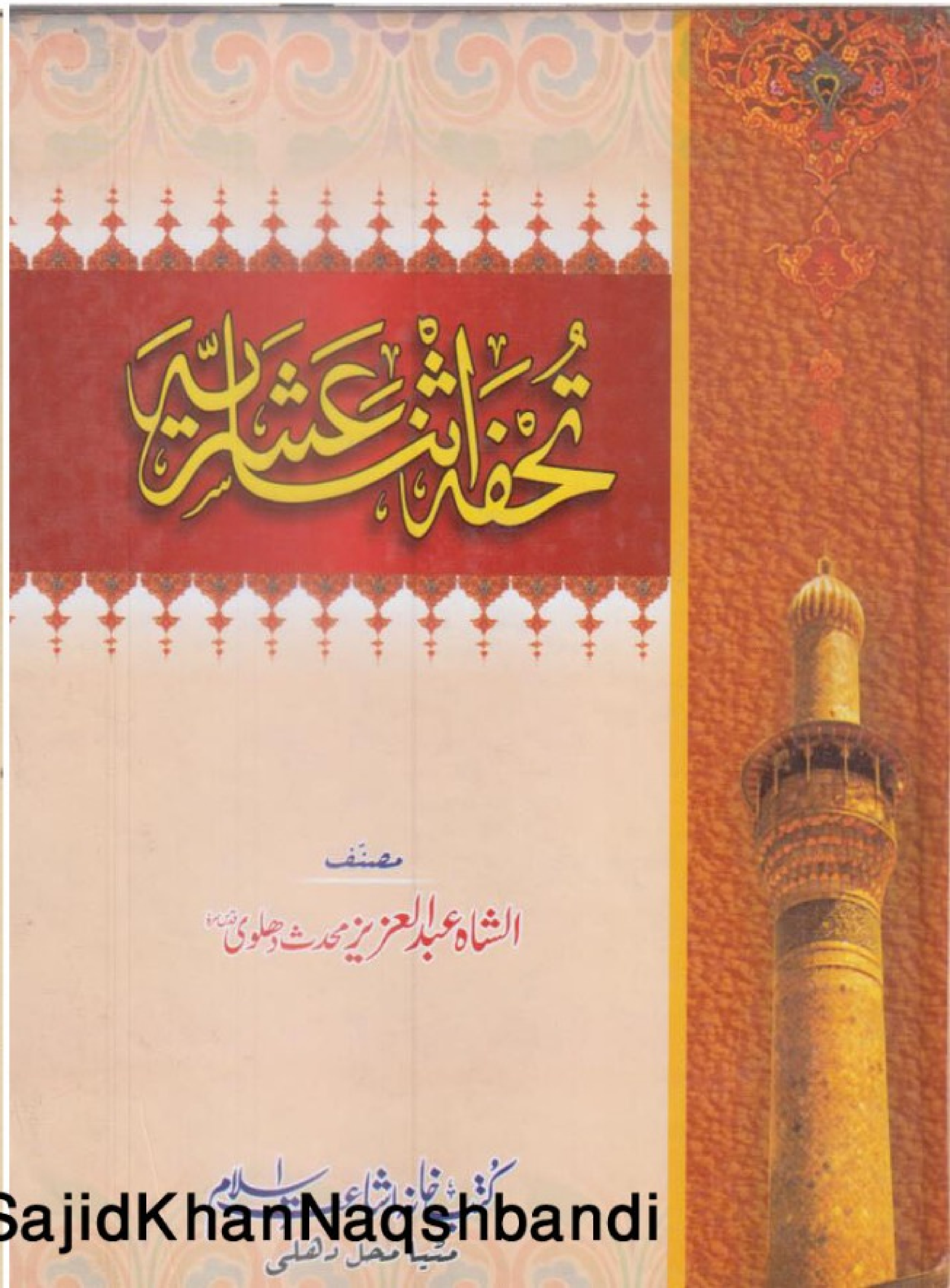

FaceBook.com/AllamaSajidKhanNaqshbandi

شراب خور یزید علامہ سیوطیؒ کی زبانی

وأخرج أبو يعلى في «مسنده» بسند ضعيف عن أبي عبيدة قال: قال النبيّ ﷺ: **«لا يزال أمر أمتي قائماً بالقسط، حتى يكون أول من يثلمه رجل من بني أمية يقال له: يزيد»**.

وقال نوفل بن أبي الفرات: كنت عند عمر بن عبدالعزيز، فذكر رجل يزيد، فقال: قال أمير المؤمنين يزيد بن معاوية، فقال: تقول أمير المؤمنين؟ وأمر به فضرب عشرين سوطاً.

وفي سنة ثلاث وستين بلغ أن أهل المدينة خرجوا عليه فخلعوه، فأرسل إليهم جيشاً كثيفاً وأمرهم بقتالهم، ثم المسير إلى مكة لقتال ابن الزبير، فجاؤوا وكانت وقعة الحرة على باب طيبة، وما أدراك ما وقعة الحرة؟ ذكره الحسن مرة فقال: والله ما كاد ينجو منهم أحد، قتل فيها خلق من الصحابة ـ رضي الله عنهم ـ ومن غيرهم، ونهبت المدينة، وافتُضَّ فيها ألف عذراء، فإنا لله وإنا إليه راجعون! قال ﷺ: **«مَنْ أخاف أهل المدينة أخافه الله، وعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين»** رواه مسلم [أحمد: (٤/٥٥، ٥٦)].

وكان سبب خلع أهل المدينة له أن يزيد أسرف في المعاصي؛ وأخرج الواقدي من طرق أن عبدالله بن حنظلة ابن الغسيل قال: والله ما خرجنا على يزيد حتى خفنا أن تُرمى بالحجارة من السماء، إنه رجل ينكح أمهات الأولاد والبنات والأخوات، ويشرب الخمر، ويدع الصلاة.

قال الذهبي: ولما فعل يزيد بأهل المدينة ما فعل ـ مع شربه الخمر وإتيانه المنكرات ـ اشتد عليه الناس، وخرج عليه غير واحد، ولم يبارك الله في عمره، وسار جيش الحرة إلى مكة لقتال ابن الزبير، فمات أمير الجيش بالطريق، فاستخلف عليهم أميراً، وأتوا مكة فحاصروا ابن الزبير، وقاتلوه ورموه بالمنجنيق، وذلك في صفر سنة أربع وستين، واحترقت من شرارة نيرانهم أستار الكعبة، وسقفها وقرنا الكبش الذي فدى الله به إسماعيل، وكانا في السقف، وأهلك الله يزيد في نصف شهر ربيع الأول من هذا العام، فجاء الخبر بوفاته والقتال مستمر، فنادى ابن الزبير: يا أهل الشام إن طاغيتكم قد هلك، فانفلوا وذلوا وتخطفهم الناس، ودعا ابن الزبير إلى بيعة نفسه، وتسمى بالخلافة، وأما أهل الشام فبايعوا معاوية بن يزيد، ولم تطل مدته كما سيأتي.

ومن شعر يزيد:

آبَ هـذا الـهـمُّ فـاكـتـنـعـا ... وأمَـرُّ الـنَّـوْمَ فـامـتـنـعـا

راعـيـاً لـلـنـجـم أرقُـبُـهُ ... فـإذا مـا كـوكـبٌ طـلـعـا

بشکریہ مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی

تاريخ الخلفاء

تأليف

جلال الدين عبد الرحمن السيوطي

المتوفى سنة ٩١١ هـ

دار ابن حزم

Facebook.com/AllamaSajidKhanNaqshabandi

یزید شرابی تھا اور منکرات کا مرتکب تھا علامہ ذہبی

وجاء أنّ معقل بن سنان، ومحمد بن أبي الجهم كانا في قصر العَرَصَة، فأنزلهما مسلم بالأمان، ثم قتلهما، وقال لمحمد: أنت الوافد على أمير المؤمنين[1]، فَوَصَلَك وأحسن جائزتك، ثم تشهد عليه بالشُّرْب.

وقيل: بل قال له: تبايعْ أميرَ المؤمنين على أنك عبدٌ قَنٌّ، إن شاء أعتقك، وإن شاء استرقَّك، قال: بل أبايع على أنّي ابن عمٍّ لئيمٍ، فقال: إضربوا عنقه.

بشکریہ مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی

وروي عن مالك بن أنس قال: قُتل يوم الحرَّة من حَمَلَةَ القرآن سبعمائة.

قلت: ولما فعل يزيد بأهل المدينة ما فعل، وقتل الحسين وإخوته وآله، وشرب يزيد الخمر، وارتكب أشياء مُنكرةً، بغضه الناس، وخرج عليه غيرُ واحد، ولم يبارك الله في عمره، فخرج عليه أبو بلال مرداس بن أديَّة[2] الحنظلي.

قال ثابت البُنَاني: فوجّه عبيد الله بن زياد جيشاً لحربه، فيهم عبد الله ابن رباح الأنصاري، فقتله أبو بلال.

وقال غيره: وجّه عبيد الله بن زياد أيضاً عَبّاد بن أخضر في أربعة آلاف، فقاتلوا أبا بلال في سواد ميسان، ثم قُتل عبّاد غيلةً.

وقال يونس بن عُبَيد: خرج أبو بلال أحدُ بني ربيعة بن حنظلة في أربعين رجلاً، فلم يقاتل أحداً، لم يعرض للسبيل، ولا سأل، حتى نفذَ زادهم ونفقاتهم، حتى صاروا يسألون، فبعث عبيد الله لقتالهم جيشاً، عليهم عبد الله بن حصن الثعلبي، فهزموا أصحابه، ثم بعث عليهم عبّاد بن أخضر، فقتلهم أجمعين[3].

vol5

(١) سيأتي في الجزء الخامس في ترجمة (يزيد بن معاوية) أن نوفل بن أبي الفرات قال: كنت عند عمر بن عبد العزيز، فذكر رجل يزيد فقال: قال أمير المؤمنين يزيد بن معاوية، فقال: تقول أمير المؤمنين! وأمر به فضُرب عشرين سوطاً.

(٢) هذا ما في تاريخ الطبري ٥/٣١٣، وفي الأصل «أذنه».

(٣) تاريخ خليفة ٢٥٦.

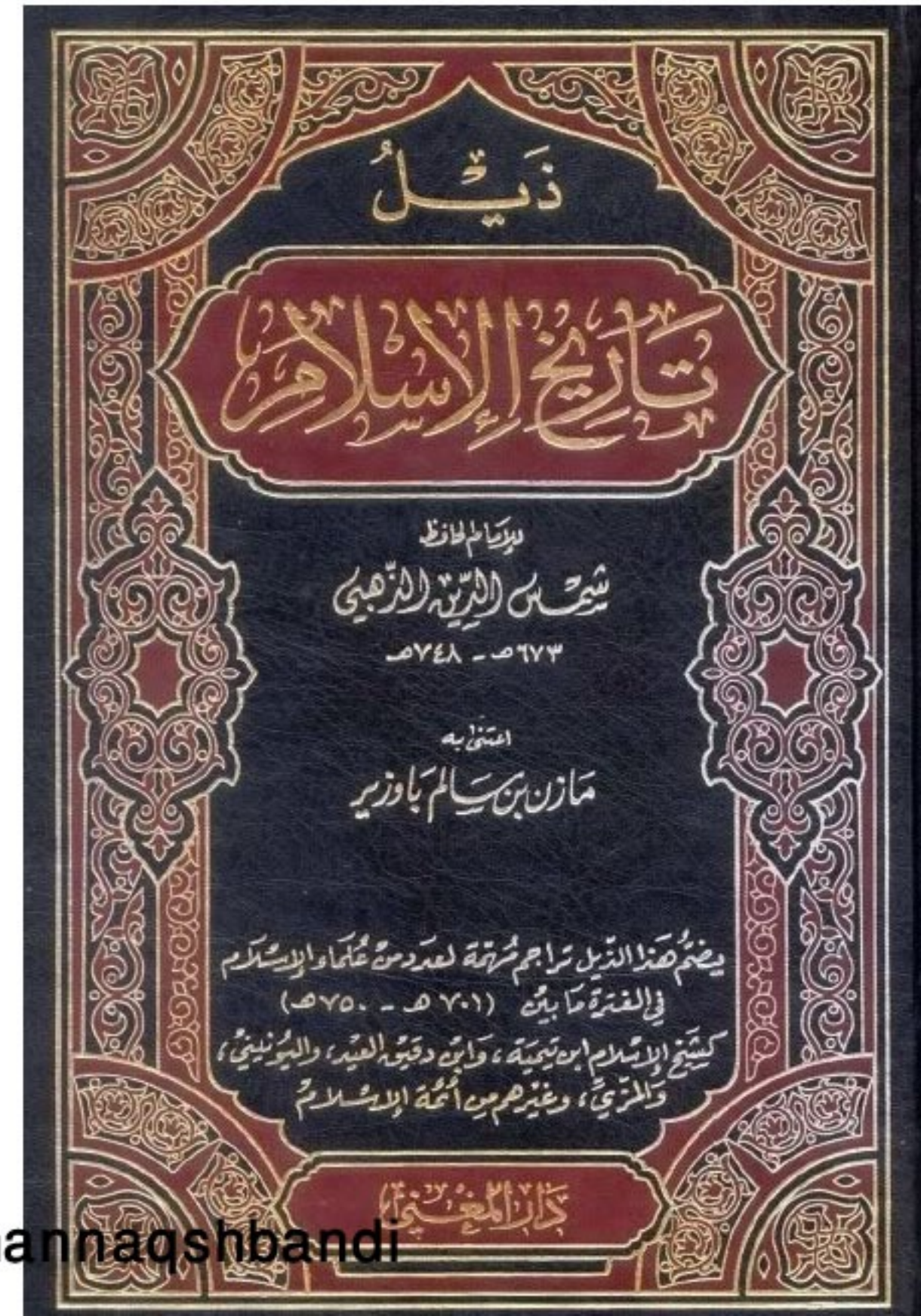

FaceBook.com/AllamaSajidkhannaqshbandi

میں یزید خبیث پر لعنت کا قائل ہوں علامہ آلوسی حنفیؒ

یعنی أنه قتل ممن قتله رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یوم بدر کجده عتبة وخاله ولد عتبة وغیرهما وهذا کفر صریح فاذا صح عنه فقد کفر به ومثله تمثله بقول عبد الله بن الزبعری قبل اسلامه

ه لیت أشیاخی ه الأبیات ، وأفتی الغزالی عفا الله عنه بحرمة لعنه وتعقب السفارینی من الحنابلة نقل البرزنجی والهیثمی السابق عن أحمد رحمه الله تعالی فقال: المحفوظ عن الامام أحمد خلاف ما نقلا، ففی الفروع ما نصه ومن أصحابنا من أخرج الحجاج عن الاسلام فیتوجه علیه یزید ونحوه ونص أحمد خلاف ذلك وعلیه الاصحاب، ولا یجوز التخصیص باللعنة خلافا لأبی الحسین. وابن الجوزی. وغیرهما، وقال شیخ الاسلام : یعنی والله تعالی أعلم ابن تیمیة ظاهر کلام أحمد الکراهة، قلت : والمختار ما ذهب الیه ابن الجوزی . وأبو حسین القاضی. ومن وافقهما انتهی کلام السفارینی . وأبو بکر بن العربی المالکی علیه من الله تعالی ما یستحق أعظم الفریة فزعم أن الحسین قتل بسیف جده صلی الله تعالی علیه وسلم وله من الجهلة موافقون علی ذلك (کبرت کلمة تخرج من أفواههم إن یقولون الا کذبا)

تشکر یہ مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی

قال ابن الجوزی: علیه الرحمة فی کتابه السر المصون من الاعتقادات العامة التی غلبت علی جماعة منتسبین إلی السنة أن یقولوا: ان یزید کان علی الصواب وأن الحسین رضی الله تعالی عنه أخطأ فی الخروج علیه ولو نظروا فی السیر لعلموا کیف عقدت له البیعة وألزم الناس بها ولقد فعل فی ذلك کل قبیح ثم لو قدرنا صحة عقد البیعة فقد بدت منه بواد کلها توجب فسخ العقد ولا یمیل إلی ذلك الا کل جاهل عامی المذهب یظن أنه یغیظ بذلك الرافضة . هذا ویعلم من جمیع ما ذکره اختلاف الناس فی أمره فمنهم من یقول: هو مسلم عاص بما صدر منه مع العترة الطاهرة لکن لا یجوز لعنه، ومنهم من یقول: هو کذلك ویجوز لعنه مع الکراهة أو بدونها ومنهم من یقول: هو کافر ملعون، ومنهم من یقول: إنه لم یعص بذلك ولا یجوز لعنه وقائل هذا ینبغی أن ینظم فی سلسلة أنصار یزید وأنا أقول: الذی یغلب علی ظنی أن الخبیث لم یکن مصدقا برسالة النبی صلی الله تعالی علیه وسلم وأن مجموع ما فعل مع أهل حرم الله تعالی وأهل حرم نبیه علیه الصلاة والسلام وعترته الطیبین الطاهرین فی الحیاة وبعد الممات وما صدر منه من المخازی لیس باضعف دلالة علی عدم تصدیقه من القاء ورقة من المصحف الشریف فی قذر، ولا أظن أن امره کان خافیا علی أجلة المسلمین إذ ذاك ولکن کانوا مغلوبین مقهورین لم یسعهم الا الصبر لیقضی الله أمرا کان مفعولا ، ولو سلم أن الخبیث کان مسلما فهو مسلم جمع من الکبائر مالا یحیط به نطاق البیان ، وأنا أذهب إلی جواز لعن مثله علی التعیین ولو لم یتصور أن یکون له مثل من الفاسقین ، والظاهر أنه لم یتب ، واحتمال توبته أضعف من إیمانه ، ویلحق به ابن زیاد . وابن سعد . وجماعة فلعنة الله عز وجل علیهم أجمعین ، وعلی أنصارهم وأعوانهم وشیعتهم ومن مال الیهم إلی یوم الدین مادمعت عین علی أبی عبد الله الحسین ، ویعجبنی قول شاعر العصر ذو الفضل الجلی عبد الباقی افندی العمری الموصل وقد سئل عن لعن یزید اللعین :

یزید علی لعنی عریض جنابه فاغدو به طول المدی ألعن اللعنا

ومن کان یخشی القال والقیل من التصریح بلعن ذلك الضلیل فلیقل: لعن الله عز وجل من رضی بقتل

Facebook.com/allamasajidkhannaqshbandi

یزید اور علماء اہلسنت پارٹ 4

یزید فاسق تھا اسلئے امام حسینؓ نے اس کے ہاتھ پر بیعت نہ کی امام اہلسنت مولانا عبدالشکور لکھنویؒ

(ابوالآئمہ کی تعلیم ،ص42)

کہ وہ اُن کے سامنے رد در رد اُن کو ظالم بتاتے اور پھر بیعت بھی کرتے،
الحاصل حضرت علی کا بیعت کرنا ایک قطعی واقعہ ہے جس سے یقیناً
ہم اِس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ اگر حضرت علی حضرات خلفائے ثلاثہ کو دشمن دین
اور ظالم جانتے یا اُن کی خلافت کو ناجائز سمجھتے جیسا کہ مذہب شیعہ کا بیان ہے
تو ہرگز ممکن نہ تھا کہ حضرت علی کا جیسا دیندار اور دلاور اُن کے ہاتھ پر
بیعت کرتا۔ حضرت علی کے فرزند حضرت حسین کا واقعۂ کربلا سبق لینے
کیلئے کافی ہے کہ ایک فاسق کے ہاتھ پر بیعت نہ کی اور اپنی آنکھوں کے
سامنے تمام خاندان کو کٹوا دیا اور خود بھی جان دیدی بھلا جس کے
بیٹے کی استقامت و حمیت کا یہ حال ہو اس کے باپ کی نسبت یہ گمان
ہو سکتا ہے کہ اس نے بخوف جان یا بطمع دنیا ظالموں غاصبوں کے
ہاتھ پر بیعت کر لی۔ حاشا ثم حاشا،

ایک لطیفہ۔ اِس مقام کے مناسب ایک لطیفہ بھی خوب ہے وہ یہ کہ
"مصباح الظلم" کے مصنف جناب نواب مولوی امداد امام صاحب جنکی

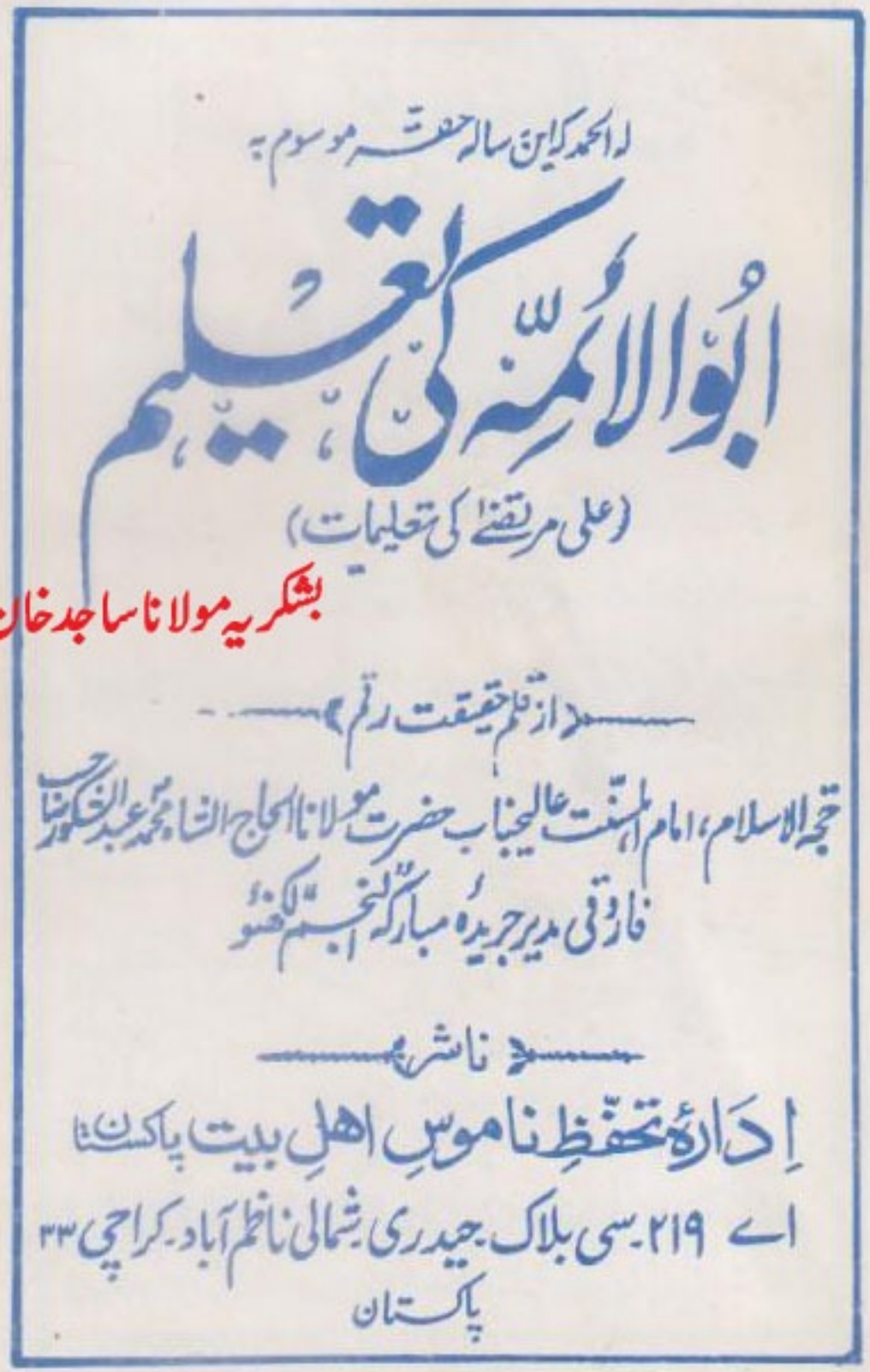

Facebook.com/AllamaSajidKhanNaqshbandi

یزید اور اکابر علماء دیوبند (حصہ اول)

یزید پلید تھا امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ (سوط الالہام، ص 103)

مطبوعات نادیۃ الادب الاسلامی — (۸)

سواطع الالہام

نتیجہ فکر

سیدنا حضرۃ امیر شریعتؒ مدظلہ العالی

ناشر

مکتبہ نادیۃ الادب الاسلامی پاکستان

کچہری روڈ - ملتان شہر

حسرتے از دلِ ندیم نہ رفت
کہ نصیبش نہ شد نگاہِ فرید
ہر کہ بد گفت خواجۂ ما را
ہست او بے گماں یزید پلید

بشکریہ مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی

شانِ وُرُوْد — اس کے متعلق خود فرمایا — !

"(ربیع الاول ۱۳۶۵ھ - فروری ۱۹۴۶ء کا واقعہ ہے الیکشن کے بعد ملتان ڈویژن کا دورہ تھا) بہاولپور میں منشی محمد حسن چغتائی کے مکان میں بیٹھا ہوا تھا، کہ ظہر کا وضو کرتے وقت یونہی خیال آیا تو دماغ میں ایک مصرع بھی آگیا کہ ؎

مرغِ فکرم ز آشیاں بہ پرید

پھر نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو لیٹ گیا۔ اور پلنگ پر لیٹے لیٹے یہ ساری نظم لکھدی۔"

● — اس دورہ سے واپسی پر آپ جالندھر سے فارغ ہو کر وزارتی مشن کی آمد کی وجہ سے جماعتی نظم کے مطابق دہلی پہنچے، اور تقریباً سوا ماہ قیام فرما کر واپس گھر تشریف لے آئے، تو ایک روز نواب نصر اللہ خان ناصر شورش کاشمیری اور پربودھ چندر ایم۔ ایل۔ اے بغرض ملاقات امرتسر آپہنچے۔ حسب دستور چائے کے دور کے بعد

www.FaceBook.com/AllamaSajidKhannaqshbandi

اہل السنۃ والجماعۃ کے سربراہ مولنا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کا شیعوں کو جواب ہمارے کسی کارکن کے کبھی یزید کی تعریف و وکالت نہیں کی معلوم ہوا کہ یزید کی تعریف کرنے والا شیعوں کو ہم نوا ہے

مذکورہ کتابوں سے قابل اعتراض صفحات کے فوٹو سٹیٹ پر مشتمل ایک یاد داشت تیار کی۔ یہ یادداشت ابتداء میں دو سو چالیس (240) صفحات پر مشتمل تھی۔ اس طرح 50 نقول تیار کر کے اصل کتابیں اور دستاویزات 28 ستمبر کو گورنر ہاؤس پہنچا دی گئیں۔ اجلاس میں سپاہ صحابہ کی طرف سے قائد سپاہ صحابہ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی، مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا محمد اعظم طارق اور مولانا عبدالمجید ہزاروی نے شرکت کی۔ شیعہ کی طرف سے ساجد نقوی خود تو نہ آئے لیکن ان کے نمائندے افتخار حسین نقوی اور ریاض نقوی نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں جمعیت علماء اسلام کے دونوں گروپ، جماعت اسلامی، جماعت اہلسنّت، جمعیت علماء پاکستان، جمعیت اہلحدیث اور ملک کے نامور جید علماء کرام اجلاس میں موجود تھے۔ اجلاس میں خطیب پاکستان مولانا محمد ضیاء القاسمی نے اپنے ولولہ انگیز خطاب میں فرمایا سپاہ صحابہ اور پوری سنی قوم کا مطالبہ ہے کہ صحابہ کرام اور اہل بیت عظامؓ کے گستاخ کو سزائے موت دی جائے۔ اس خطاب کے فوراً بعد ریاض حسین نقوی نے اپنی تقریر میں اس مطالبہ کی تائید کر دی لیکن اپنی تقریر میں انہوں نے سپاہ صحابہ پر تشدد اور یزید کی حمایت کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ پاکستان کا کوئی شیعہ صحابہ کرامؓ کی گستاخی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ ثمینی صاحب نے بھی امت کو وحدت کا درس دیا ہے۔ سپاہ صحابہ انڈیا کے ایجنٹوں کے ایماء پر خواہ مخواہ ہم پر صحابہؓ دشمنی کا الزام لگا رہی ہے۔ اگر ہم صحابہؓ کے خلاف ہوتے تو ان کے گستاخ کے لئے سزائے موت کی تائید کیوں کرتے۔ ریاض حسین نقوی نے اپنی تقریر میں ایسے شاطرانہ اور مکارانہ انداز میں تقیہ کرتے ہوئے گفتگو کی کہ پوری مجلس میں بریلوی، اہلحدیث اور بعض دیوبندی علماء اور حکومت نے اس کے موقف کی تائید کر دی۔

کئی آوازیں بلند ہوئیں کہ جب شیعہ بھی صحابہؓ کے حامی ہیں تو سزائے موت کا مطالبہ اور کافر کافر کا نعرہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ اس فضا نے پورے ماحول کو مکدر کر دیا۔ وزیراعظم سمیت تمام علماء اور نمائندے شیعہ لیڈر کی تائید کرنے لگے اس طرح سزائے موت کا مطالبہ اور سپاہ صحابہ کا موقف صدا بصحرا ہوتا نظر آیا۔ ریاض نقوی کے خطاب کے بعد وزیراعظم نے محفل برخاست کرنے کا اعلان کر دیا۔ عین اس موقع پر (راقم) خادم سپاہ صحابہ ضیاء الرحمٰن فاروقی نے کھڑے ہو کر کہا، ریاض نقوی نے جھوٹ بول کر جس مکاری کا مظاہرہ کیا ہے مجھے اس کے جواب کے لئے وقت دیا جائے۔ میاں نواز شریف نے کہا میں تمام علماء کا خطاب سن چکا ہوں، مجھے سب لوگوں کی بات سمجھ میں آگئی ہے، اب ریاض نقوی کی تقریر کے بعد کسی اور تقریر کی ضرورت نہیں۔ اس لئے محفل برخاست کی جاتی ہے خادم سپاہ صحابہ نے زور دیکر کہا شیعہ لیڈر نے غلط بیانی کی انتہا کر دی ہے اس کے جواب کے بغیر یہاں سے کوئی نہیں جا سکتا، آپ کو اس کا جواب سننا پڑے گا۔ تقریباً سات منٹ تک مجمع میں سناٹا رہا۔ خادم سپاہ صحابہ اور وزیراعظم میں وقت پر تکرار ہوتا رہا۔ بالآخر وزیراعظم نے کہا اپنی جگہ پر کھڑے ہو کر بتائیں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ راقم نے کہا سب سے پہلی بات یہ ہے کہ یزید کے بارے میں جس موقف کی بات ریاض نقوی نے کی ہے وہ بے بنیاد ہے جب سے سپاہ صحابہ قائم ہوئی ہے اس وقت سے لیکر آج تک سپاہ صحابہ کے کسی ایک چھوٹے سے چھوٹے کارکن نے بھی زبان و قلم سے یزید کی تعریف نہیں کی اگر یہ بات غلط ہو تو ابھی ثبوت پیش کیا جائے۔ یزید کے بارے میں جو موقف امام ابوحنیفہ سے لیکر مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا احمد رضا بریلوی اور مولانا ثناء اللہ امرتسری کا ہے، وہی ہمارا ہے، ہم نے کبھی یزید کی وکالت نہیں کی۔ اس پر محفل کے تمام بریلوی علماء داد تحسین دینے لگے، انہوں نے کہا کہ ہم بھی پہلے اس غلط فہمی میں تھے کہ سپاہ صحابہ یزید کی وکالت کرتی ہے بعد ازاں راقم نے کہا میرے پاس اس وقت ثمینی صاحب کی کتاب کشف الاسرار ہے اس کے صفحہ

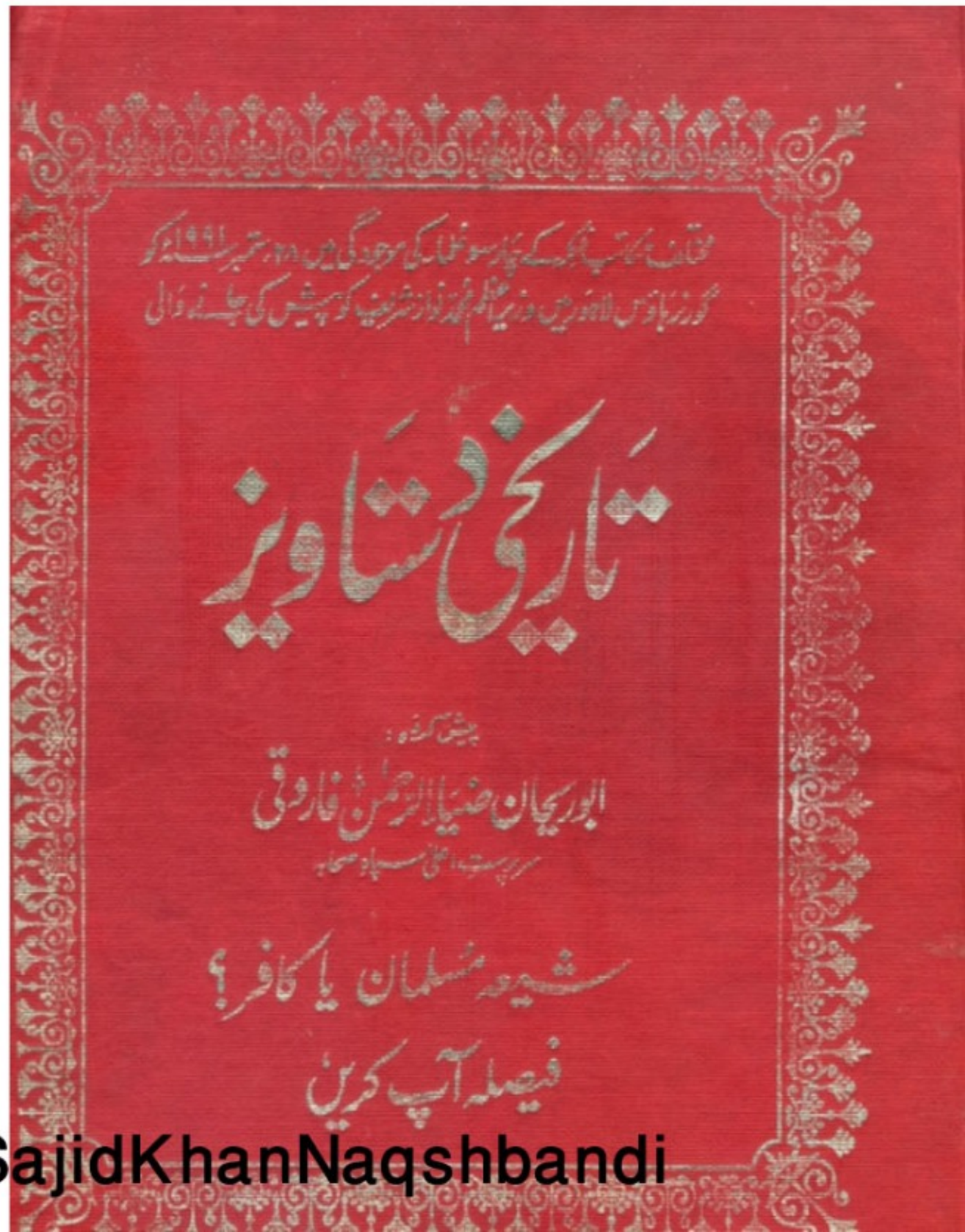

FaceBook.com/AllamaSajidKhanNaqshbandi

یزید اور علماء اہلسنت پارٹ 3

یزید پلید اور غاصب تھا حجۃ لاسلام امام قاسم نانوتوی رحمہ اللہ (ہدیۃ الشیعہ ،ص 280)

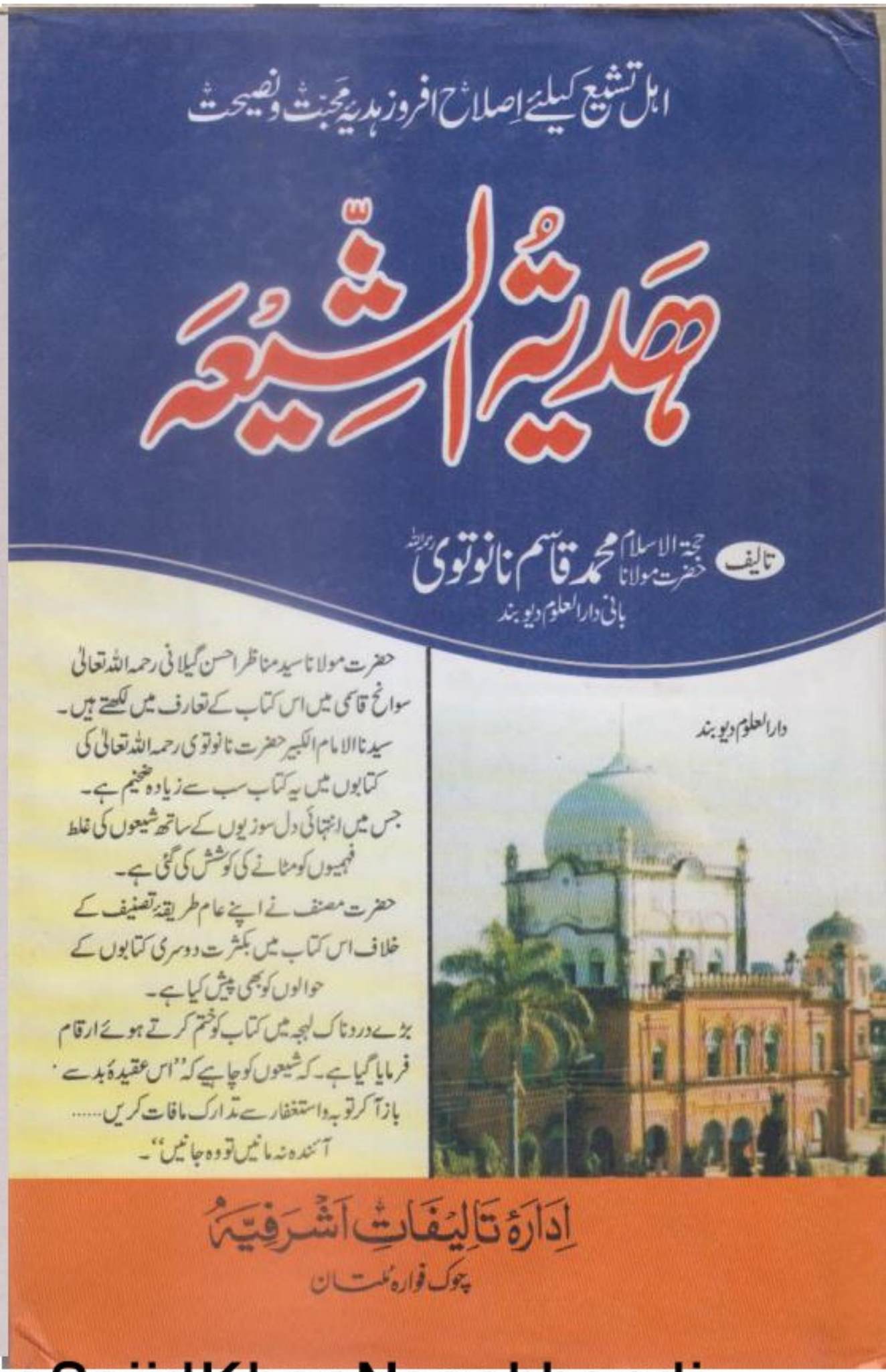

کرنا ثابت کیا؟ مثل آفتاب روشن ہے۔ لیکن چونکہ علماء شیعہ خصوصاً مولوی عماد علی صاحب کی عقل کی رسائی معلوم ہے۔ اس لئے اس بات سے چشم پوشی کر کے ہم اور جواب دیتے ہیں وہ یہ ہے، کہ یہی فدک عمر بن عبدالعزیز کے وقت میں حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ نے لیا۔ اور وہ انہیں کے ہاتھ میں رہا۔ پھر خلفاء عباسیہ اس میں متصرف ہو گئے۔ یہاں تک کہ سنہ دوسو بیس میں مامون عباسی نے اپنے عامل قثم بن جعفر کو لکھا کہ فدک حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہ کی اولاد کے حوالہ کر دے۔ سو اس وقت امام علی رضا نے لیا، پھر متوکل عباسی اس پر متصرف ہو گیا۔ بعد ازاں معتضد نے پھر ہٹا دیا۔ چنانچہ یہ سب قصہ مفصل قاضی نور اللہ نے مجالس المومنین میں لکھا ہے اگر کوئی سنی لکھتا تو شیعوں کے نزدیک اعتبار کے قابل بھی نہ ہوتا

قواعد شیعہ کی رو سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خلافت قبول کرنا بھی درست نہ تھا | اور اس کو بھی جانے دیجئے۔ مجالس المومنین کا حوالہ تو پڑھے لکھے یا صحبت یافتہ علماء جانتے ہوں گے یہ تو سب جانتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے بعد شہادت حضرت عثمان کے خلافت مغصوبہ قبول کی اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ یزید پلید سے خلافت مغصوبہ کے طالب ہوئے، یہانتک کہ نوبت شہادت کی پہنچی، اور اگر ان میں سے ایک بھی ظہور میں نہ آتا، تو شے مغصوب کے لینے کے جواز میں اور وجوب میں عقلائے ابوالالباب کے نزدیک پھر بھی کچھ تامل نہ تھا۔ کیونکہ سابق میں محقق ہو چکا ہے کہ آیت وآتِ ذا القربی میں گو مخاطب خاص ہے لیکن خطاب عام ہی ہو۔ اگر ذا القربی سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کے قرابتی مراد ہوں تو ان کے حق کا دلانا سب کے ذمہ واجب ہو۔

اور نیز وجوبِ عدل وانصاف کی فرضیت سے کلام اللہ بھرا ہوا ہے اور عدل وانصاف اسے ہی کہتے ہیں کہ اہلِ حق کے حقوق دلائے جائیں۔ سو بعد غصب کے اگر مالک کا حق باقی رہتا ہے تو حضرت علی کے ذمہ فدک کا حضرت زہرا کے وارثوں کو پہنچانا فرض تھا۔ اور اگر بعد غصب اہل بیت کا حق ساقط ہو گیا۔ تو اس میں اور عفو

Facebook.com/AllamaSajidKhanNaqshbandi

یزید اور اکابر علماء دیوبند پارٹ 2

یزید پلید تھا کوئی مسلمان خود کو یزید نہیں کہہ سکتا۔ مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری و مولانا امین صفدر اوکاڑوی

(تجلیات صفدر، ج 1، ص 548)

ماتم کرتے ہو۔ اللہ کی قسم روتے پھرو، تم بہت روؤ اور تھوڑا ہنسو۔ (اخبار ماتم ص ۸۰۵) سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی یہ دعا ان کے حق میں ایسی قبول ہوئی کہ نہ صرف قیامت تک بلکہ قیامت کے بعد تک بھی رونا پیٹنا، ماتم اور سینہ کوبی ہی ان کا مقدر بن گیا۔

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمہ اللہ کا موقف

اپنے پیر کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

ہر کہ بدگفت خواجہ مارا
ہست او بیگماں یزید پلید

(سوانح الالہام ص ۱۰۳)

ایک عدالتی بیان میں آپ نے فرمایا کہ "کوئی مسلمان اپنے آپ کو یزید نہیں کہہ سکتا۔" (مقدمات امیر شریعت ص ۲۵۷)

ایک دفعہ کسی شخص نے حضرت امیر شریعت رحمہ اللہ سے کہا سید کوئی بھی ہو، اندر سے آدھا شیعہ ہوتا ہے۔ شاہ جی نے قہقہہ لگایا۔ پھر فرمایا مگر تمہیں یہ معلوم نہیں کہ جو سنی ہوتے ہوئے اندر سے سادات کا دشمن ہو وہ پورا یزید ہوتا ہے (ہمارے دور کے چند علمائے حق، ص ۱۸۴، از سید محمد امین گیلانی)

ایک تقریر میں ارشاد فرمایا: "حسین جو لوائے حق کو اونچا کر رہا تھا اس کے ساتھ گھر کے بہترین نفوس تھے، جن میں چھ برس کے بالے بھی تھے۔ حسین رضی اللہ عنہ نے کہا میں اپنے نانا کی گدی پر اس شخص کو دیکھنا نہیں چاہتا جو اس گدی کی بے حرمتی کا باعث ہو ..... نیز فرمایا ..... اسلامی تاریخ کا یہ سب سے بڑا سانحہ ہمیں بتاتا ہے کہ اصل چیز حق ہے جو اقلیت میں رہ کر بھی حق ہی رہتا ہے اور باطل اکثریت کی ہمنوائی کے باوجود بھی باطل ہی کہلاتا ہے۔

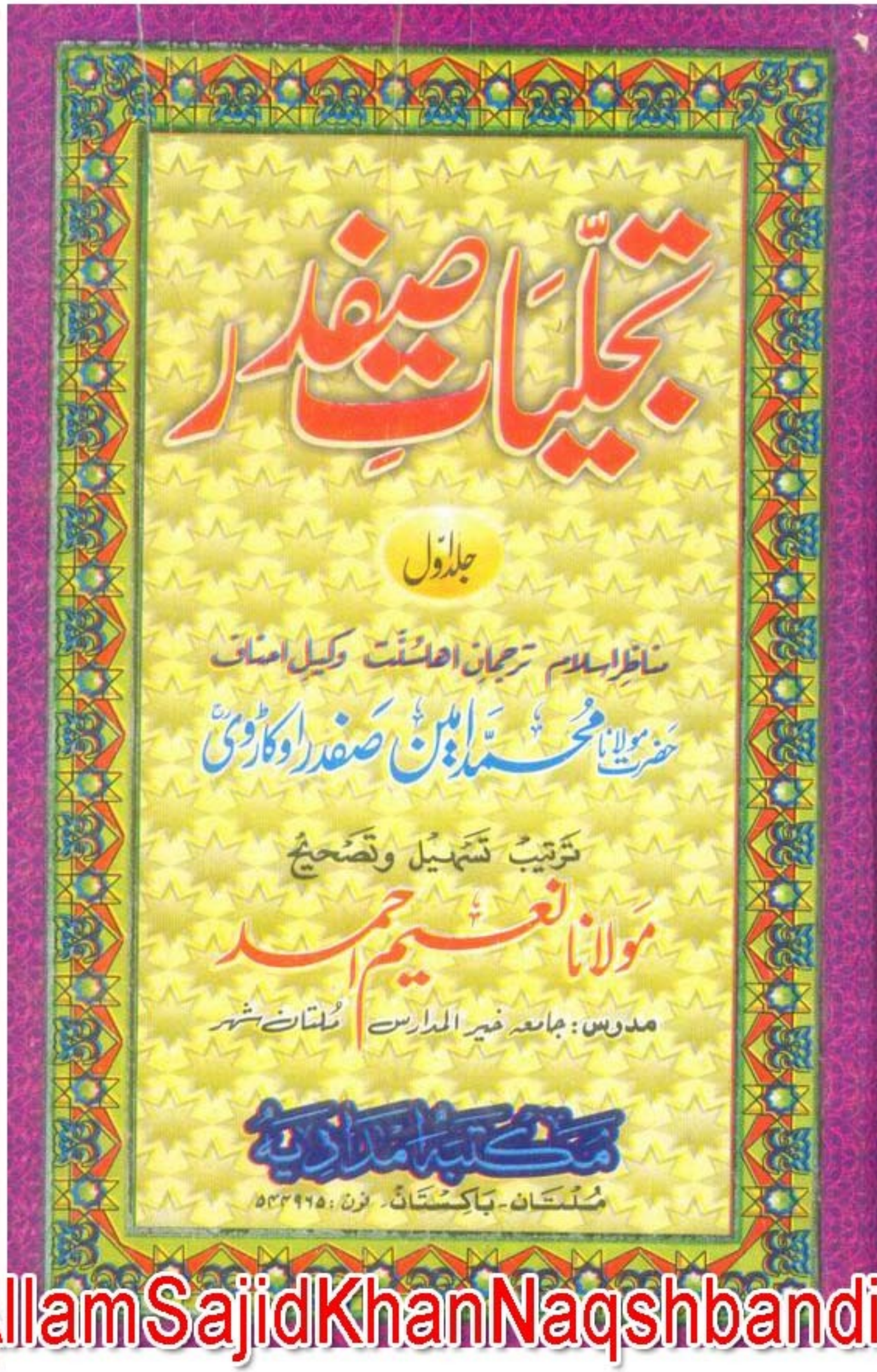

www.FaceBook.com/AllamSajidKhanNaqshbandi

یزید اس لائق ھی نھیں کہ اس سے کوئی روایت لی جائے علامہ عسقلانیؒ

٧٨٢٩	مد	يزيد بن معاوية بن أبي سفيان الأموي، أبو خالد، ولي الخلافة سنة ستين، ومات (قبل المائة) سنة أربع [وستين][1]، ولم يكمل الأربعين، [ليس][2] بأهل أن يروى عنه، من الثالثة.
٧٨٣٠	تمييز	يزيد بن معاوية الكوفي، أبو شيبة، لا بأس به، من الثامنة.
٧٨٣١	تمييز	يزيد بن معاوية البكائي، بفتح الموحدة وتشديد الكاف وبالمد، قيل: له صحبة.
٧٨٣٢	ق	يزيد بن مغلس بن عبد الله الباهلي، أبو خالد البصري، لين الحديث، من التاسعة.
٧٨٣٣	بخ د س ق	يزيد بن المقدام بن شريح الحرثي، العذري، صدوق، أخطأ عبد الحق في تضعيفه، من الخامسة.
٧٨٣٤	ق	يزيد بن مقسم الثقفي مولاهم، الطائفي، ويعرف بابن صبة، وهي أمه، مقبول، من الخامسة.
٧٨٣٥	د	يزيد بن مكرز، في أيوب بن عبد الله [٦٢٢]، (كذا قال، وليس له ذكر في ترجمة أيوب، ويزيد بن مكرز، من أهل الشام، مجهول، من الثالثة)[3].
٧٨٣٦	قدت	يزيد بن أبي منصور الأزدي، أبو روح البصري، لا بأس به، من الخامسة، ووهم من ذكره في الصحابة.
٧٨٣٧	س	يزيد بن مِهران الأسدي، أبو خالد [الخبّاز][4] الكوفي، صدوق، من العاشرة، مات سنة تسع وعشرين.

(١) زيادة من «ح» و«د» و«ل» و«م» و«هـ» و«هد».
(٢) كذا في «المخطوطة». وفي أكثر النسخ المطبوعة: «وليس».
(٣) راجع «تحقيق المسند» للشيخ أحمد شاكر: (١٥/ ١٧) حديث ٧٨٨٧.
(٤) في «ق»: «الخياط»، وهو خطأ.

بشکریہ مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی

تقريب التهذيب

تأليف

الحافظ أحمد بن علي بن حجر العسقلاني

٧٧٣ - ٨٥٢ هجرية

مع التوضيح والإضافة من كلام

الحافظين المزي وابن حجر أو من ما أخذ عنهما

حققه وعلق عليه ووضحه وأضاف إليه

أبو الأشبال صغير أحمد شاغف الباكستاني

تقديم

بكر بن عبد الله أبو زيد

دار العاصمة
للنشر والتوزيع

Facebook.com/AllamaSajidKhanNaqshabandi

یزید اور علماء اہلسنت پارٹ 5

یزید اہلسنت کا امام نہ تھا ہم تو اس پر لعنت کرتے ہیں مناظر اعظم حضرت مولانا عبدالستار تونسویؒ

(مناظرہ باگڑ سرگانہ، ص216)

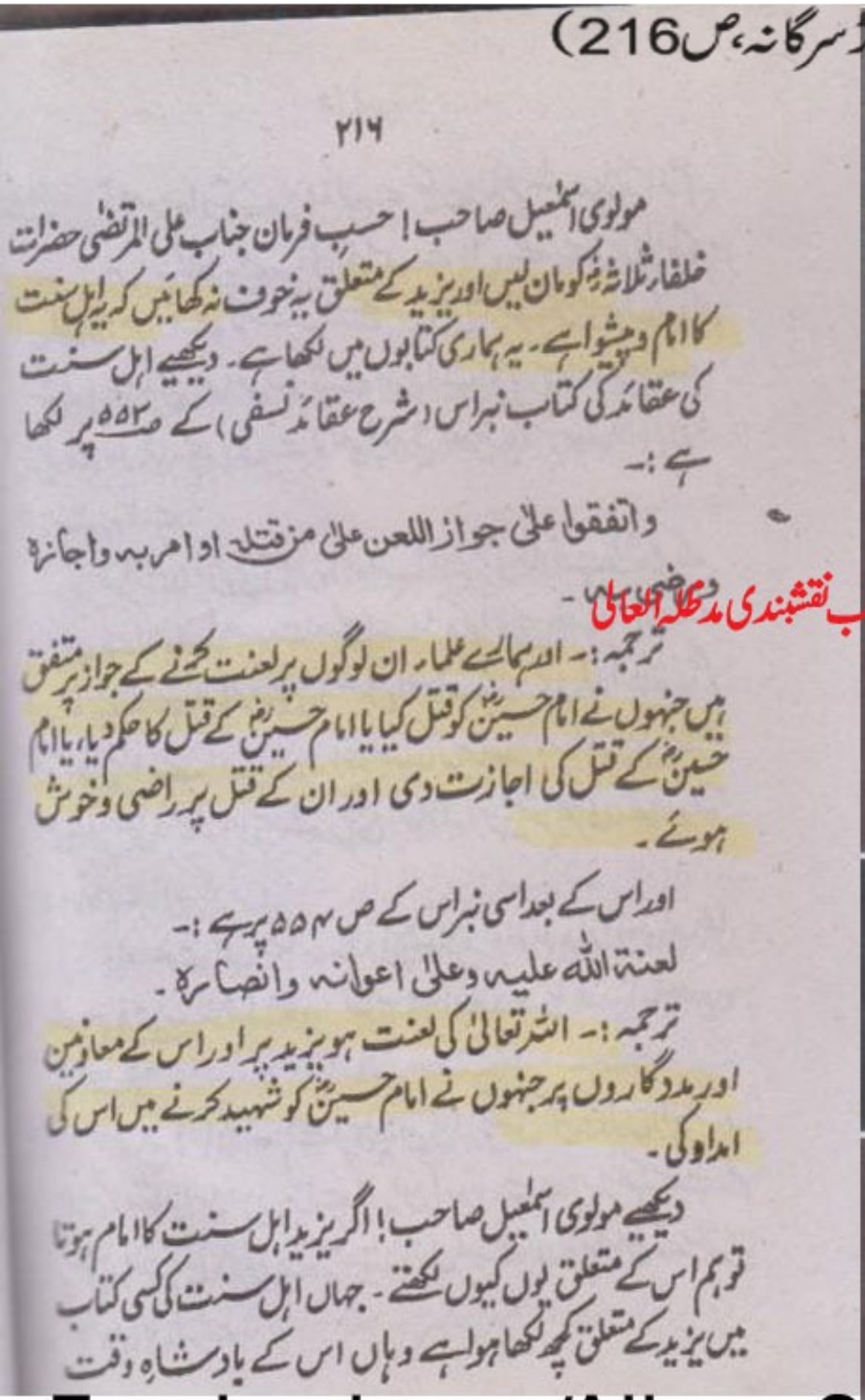

۲۱۶

مولوی اسمٰعیل صاحب! حسب فرمان جناب علی المرتضیٰ حضرات خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم کو مان لیں اور یزید کے متعلق یہ خوف نہ کھائیں کہ یہ اہل سنت کا امام و پیشوا ہے۔ یہ ہماری کتابوں میں لکھا ہے۔ دیکھیے اہل سنت کی عقائد کی کتاب نبراس (شرح عقائد نسفی) کے صـ۵۵۲ پر لکھا ہے :-

واتفقوا علی جواز اللعن علی من قتل او امر به واجازه رضی الله عنه -

ترجمہ :- اور ہمارے علماء ان لوگوں پر لعنت کرنے کے جواز پر متفق ہیں جنہوں نے امام حسینؓ کو قتل کیا یا امام حسینؓ کے قتل کا حکم دیا، یا امام حسینؓ کے قتل کی اجازت دی اور ان کے قتل پر راضی و خوش ہوئے۔

اور اس کے بعد اسی نبراس کے ص ۵۵۴ پر ہے :-

لعنة الله علیه وعلی اعوانه وانصاره -

ترجمہ :- اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو یزید پر اور اس کے معاونین اور مددگاروں پر جنہوں نے امام حسینؓ کو شہید کرنے میں اس کی امداد کی۔

دیکھیے مولوی اسمٰعیل صاحب! اگر یزید اہل سنت کا امام ہوتا تو ہم اس کے متعلق یوں کیوں لکھتے۔ جہاں اہل سنت کی کسی کتاب میں یزید کے متعلق کچھ لکھا ہوا ہے وہاں اس کے بادشاہ وقت

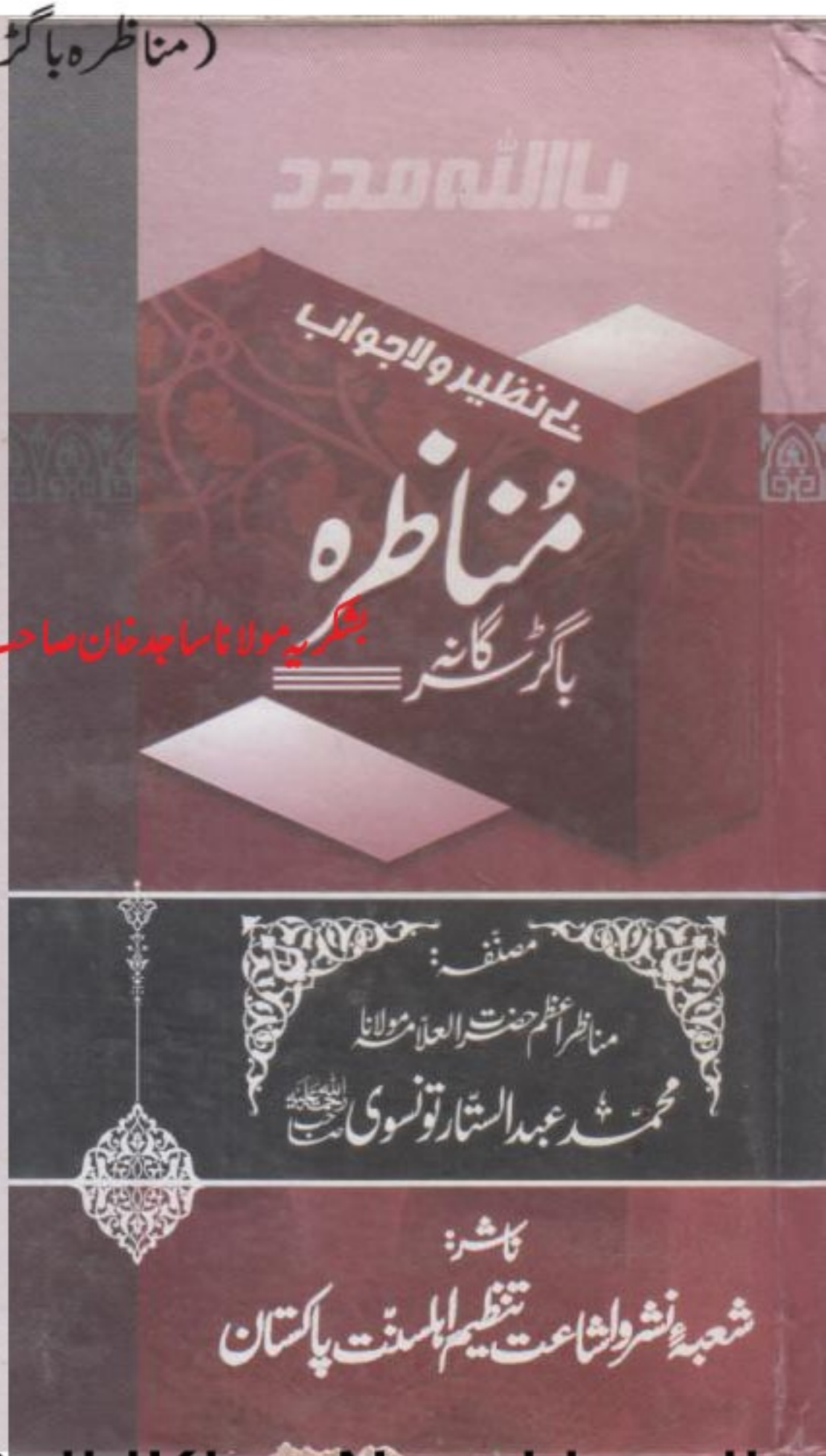

Facebook.com/AllamaSajidKhanNaqshbandi

امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا کہ یزید نے مدینہ میں اصحاب رسول ﷺ کو شہید کیا

السُّنَّة

لأبي بكر أحمد بن محمد
ابن هارون بن يزيد الخلال
المتوفى سنة ٣١١هـ

بشکریہ مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی

(١ - ٣)

دراسة وتحقيق
الدكتور عطية الزهراني

دار الراية
للنشر والتوزيع

٨٤٤ ـ قرىء على عبد الله بن أحمد وأنا أسمع قال : حدثني أبي قال : ثنا أبو بكر بن عياش قال : لم يبايع ابن الزبير ولا حسين ولا ابن عمر ليزيد بن معاوية . في حياة معاوية فتركهم معاوية (١) .

٨٤٥ ـ أخبرني محمد بن علي قال : ثنا مهنى قال : سألت أحمد عن يزيد بن معاوية/ بن أبي سفيان قال: هو فعل بالمدينة ما فعل؟ قلت: وما فعل ؟ قال : قتل بالمدينة من أصحاب النبي ﷺ (٢) وفعل ، قلت : وما فعل ؟ قال : نهبها ، قلت : فيذكر عنه الحديث ؟ قال : لا يذكر عنه الحديث ولا ينبغي لأحد أن يكتب عنه حديثاً (٣) ، قلت لأحمد : ومن كان معه بالمدينة حين فعل ما فعل ؟ قال : أهل الشام ؟ قلت له : وأهل مصر ، قال : لا إنما كان أهل مصر معهم (٤) في أمر عثمان رحمه الله (٥) .

[٨٣/أ]

(١) رواته ثقات غير أنه مرسل . وذكر ابن كثير ما يؤيد هذا وهو أن يزيد بن معاوية بعد أن تولى الخلافة كتب إلى أمير المدينة ـ الوليد بن عتبة بن أبي سفيان ـ وقال : أما بعد فخذ حسيناً وعبد الله بن عمر وعبد الله بن الزبير بالبيعة أخذاً شديداً ليست فيه رخصة حتى يبايعوا والسلام . البداية والنهاية : ١٤٦/٨ .

(٢) يقصد في وقعة الحرة .

(٣) في الأصل : حديث .

(٤) أي مع الخوارج الذين سعوا في قتل عثمان وتقدم بيان ذلك في خلافة عثمان وهؤلاء لم يكن معهم من أهل الشام أحد ، والله أعلم .

(٥) إسناده صحيح ، وقد ذكر ابن تيمية رحمه الله هذا القول إلى : لا يذكر عنه الحديث ، قلت وقد اختلف الناس في يزيد هو مؤمن أو كافر ؟
قال ابن تيمية : افترق الناس في يزيد بن معاوية ، ثلاث فرق طرفان ووسط :
الطرف الأول : أنه كان كافراً منافقاً وأنه سعى في قتل سبط رسول الله ﷺ . تشفياً من رسول الله ﷺ وأخذاً بثأر جده عتبة . . .
الطرف الثاني : يظنون أنه كان رجلاً صالحاً وإماماً عدلاً وأنه كان من الصحابة الذين ولدوا على عهد النبي ﷺ وحملة على يديه وربما فضله بعضهم على أبي بكر وعمر . . . وهو قول غالية العدوية .
الثالث : وهو الوسط : أنه كان ملكاً من ملوك المسلمين له حسنات وله سيئات ولم =

Facebook.com/AllamaSajidkhanNaqshbandi

یزید اور علماء اہلسنت پارٹ 6

یزید ذلیل ہو کر مرا مفتی اعظم پاکستان مفتی شفیع صاحبؒ (شہید کربلا، ص 96)

ہلاکت یزید

شہادت حضرت حسین ؓ کے بعد یزید کو بھی ایک دن چین نصیب نہ ہوا، تمام اسلامی ممالک میں خونِ شہداء کا مطالبہ اور بغاوتیں شروع ہوگئیں اس کی زندگی اس کے بعد دو سال آٹھ ماہ اور ایک روایت میں تین سال آٹھ ماہ سے زائد نہیں رہی دنیا میں بھی اس کو اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا اور اسی ذلت کے ساتھ ہلاک ہوگیا۔

کوفہ پر مختار کا تسلط اور تمام قاتلانِ حسین ؓ کی عبرتناک ہلاکت

قاتلانِ حسین ؓ پر طرح طرح کی آفات ارضی و سماوی کا ایک سلسلہ تو تھا ہی واقعۂ شہادت سے پانچ ہی سال بعد ۶۶ھ میں مختار نے قاتلانِ حسین ؓ سے قصاص لینے کا ارادہ ظاہر کیا تو عام مسلمان اس کے ساتھ ہو گئے اور تھوڑے عرصہ میں اس کو یہ قوت حاصل ہوگئی کہ کوفہ اور عراق پر اس کا تسلط ہوگیا اس نے اعلان عام کر دیا کہ قاتلانِ حسین ؓ کے سوا سب کو امن دیا جاتا ہے اور قاتلانِ حسین ؓ کی تفتیش و تلاش پر پوری قوت خرچ کی اور ایک ایک کو گرفتار کر کے قتل کیا، ایک روز میں دو سو اڑتالیس آدمی اس جرم میں قتل کیے گئے کہ وہ قتل حسین ؓ میں شریک تھے، اس کے بعد خاص لوگوں کی تلاش اور گرفتاری شروع ہوئی۔

عمرو بن حجاج زبیدی پیاس اور گرمی میں بھاگا، پیاس کی وجہ سے بے ہوش ہو کر گر پڑا ذبح کر دیا گیا۔

شمر ذی الجوشن جو حضرت حسین ؓ کے بارے میں سب سے زیادہ شقی

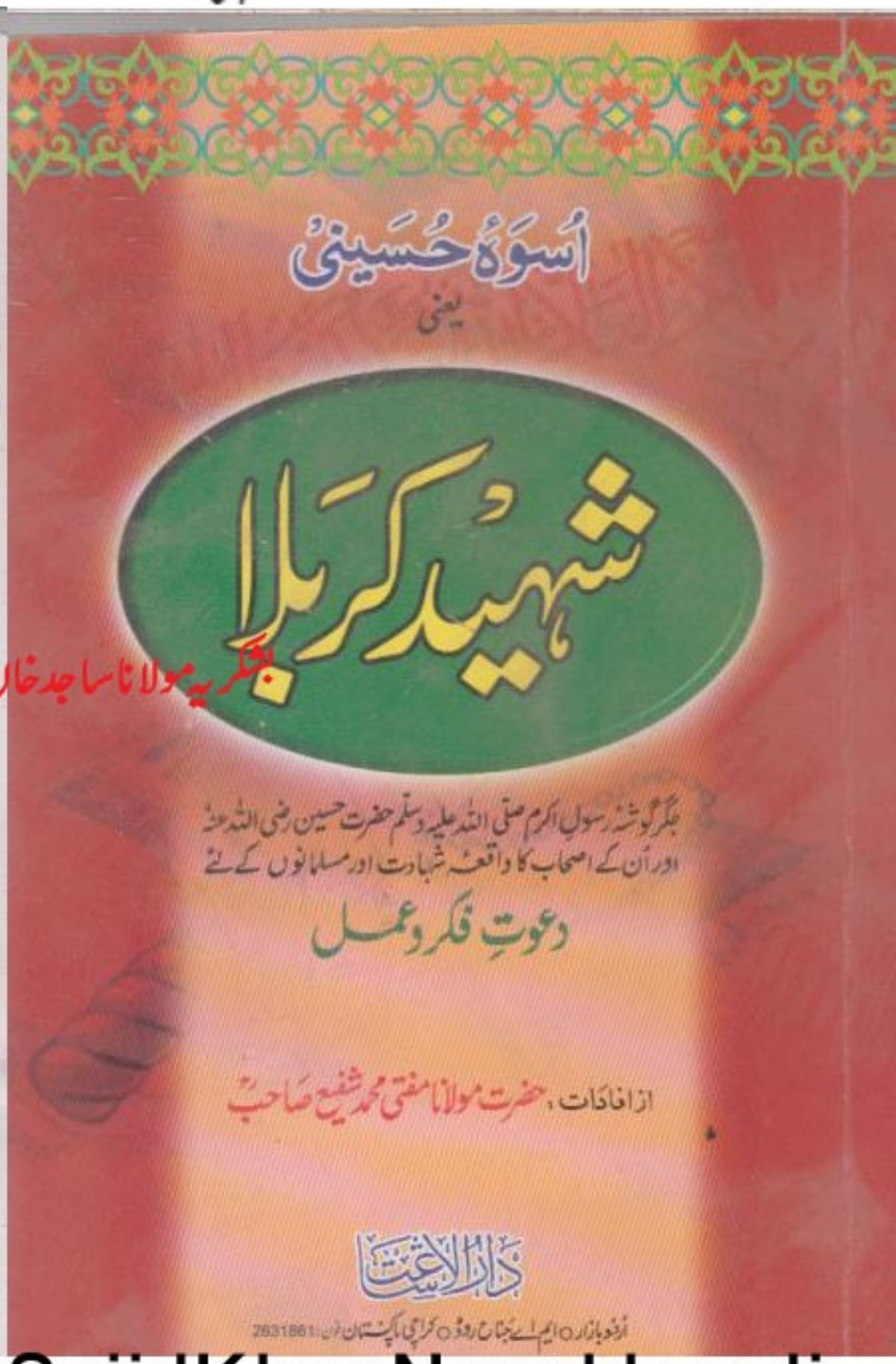

بشکریہ مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی مدظلہ العالی

Facebook.com/AllamaSajidKhanNaqshbandi

یزید اور علماء اہلسنت پارٹ 7

یزید کے فسق پر اجماع ہے اس کا فاسق ہونا سب کے ہاں مسلم ہے حکیم الاسلام مولانا قاری طیب

صاحبؒ (شہید کربلا اور یزید، ص 85)

واقاموا علی الثناء بهداية
والراحة منه وهذا كان شان
جمهور المسلمين والكل
مجتهدون ولا ينكر على احد
من الفريقين فمقاصدهم
في البر وتحري الحق معروفة
وقفنا الله للاقتداء بهم۔

(مقدمہ ابن خلدون ص ۱۷۶)

لئے (جو لوگ یزید کے مخالف بھی تھے) وہ اس
وجہ سے اس کے مقابلہ سے رک گئے اور اس
کے لئے دعا (ہدایت) مانگنے اور اپنے کو اس
سے راحت دیکے رہنے میں لگ گئے۔ عام
طور سے (اس وقت) مسلمانوں کی اکثریت کا
بھی یہی طریقہ رہا اور سب کے سب مجتہد
تھے (کوئی دنیوی غرض درمیان میں نہ تھی)
فریقین میں سے کوئی ایک دوسرے پر انکار
(و ملامت) نہیں کرتا تھا۔ پس مقاصد ان کے نیک تھے اور حق کی جستجو ان
کی معروف تھی اللہ تعالیٰ ان کی اقتداء ہمیں بھی نصیب فرمائے۔

اس سے بھی زیادہ صاف ذیل کی عبارت ہے جس سے کھلے لفظوں میں
واضح ہے کہ اس دور کے تمام لوگوں کے نزدیک یزید کا فسق مسلم تھا جس کے
تدارک کے لئے حضرت حسین رضی اللہ عنہ اپنی قلبی عزیمت کی بنا پر کھڑے
ہو گئے۔ ابن خلدون لکھتا ہے:۔

واما الحسين فانه لما ظهر فسق
يزيد عند الكافة من اهل
عصره بعثت شيعة اهل
البيت بالكوفة للحسين ان
يتوجه فيتولوا امره فراى

لیکن حسین تو جب یزید کا فسق و فجور اس کے
دور کے سب لوگوں کے نزدیک نمایاں ہو گیا
تو کوفہ کی اہل بیت کی جماعت نے حضرت حسین
کے پاس پیام بھیجا کہ وہ اہل کوفہ کے پاس تشریف
لے آویں تو وہ سب ان کی اطاعت میں کھڑے

بقلم مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی مدظلہ العالی

Facebook.com/AllamaSajidKhanNaqshbandi

جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے وہ یزید سے محبت نہیں رکھ سکتا امام احمد بن حنبل رح کا فتوی

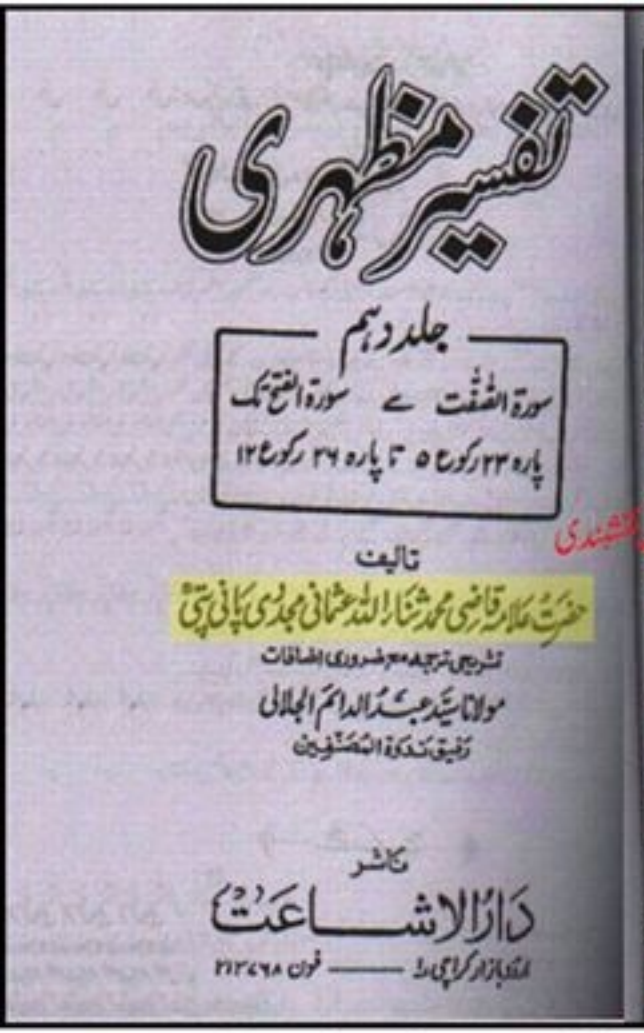

Facebook.com/AllamaSajidKhanNaqshbandi